ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

وَالرَّسُوْلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(آل عمران:133،132)

ترجمہ:

اور اللہ اور رسول کی

اطاعت کرو

تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 33-34

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20-13 ذوالحجہ 1440 ہجری قمری ● 22-15 ظہور 1398 ہجری شمسی ● 22-15 اگست 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 اگست 2019 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور رطب و یابس کا ذخیرہ اس کے اندر نہیں

ہر ایک چیز کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے

وہ ہر پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے ہر ایک قسم کے خوارق اور معجزات حاصل تھے۔ ہم ان کی شان کیا بیان کریں۔ جس طرف دیکھو بے شمار معجزات ملیں گے۔ ہر سہ اقسام کے معجزات مجموعی طور پر آپ ہی کا حصہ تھے۔ ظاہری خوارق مثل شق القمر اور دیگر معجزات کے جن کی تعداد تین ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ اور معارف اور حقائق کے معجزات سے تو قرآن کریم لبریز ہے اور وہ ہر وقت تازہ اور نئے ہیں۔ بلحاظ اخلاقی معجزات کے خود اس مقدس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) کا مصداق ہے۔ قرآن کریم اپنے اعجاز کے ثبوت میں وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (البقرۃ:24) کہتا ہے۔ یہ معجزات روحانی ہیں۔ جس طرح وحدانیت کے دلائل دیئے ہیں اسی طرح پر حکمت، فصاحت، بلاغت بھی۔ انسان اس کی مثل بنانے پر قادر نہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا: لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ (بنی اسرائیل:89)

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت

غرض روحانی معجزات میں کوئی یہ خیال نہ کرلے کہ یہ مسلمانوں کا زعم اور خیال ہے۔ آج کل کے نیچری نہیں بلکہ خلاف نیچر یہ نہیں مانتے کہ قرآن کا معجزہ ہے۔ سید احمد نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور وہ اس کی فصاحت و بلاغت کو معجزہ نہیں مانتا۔ جب ہم یاد کرتے ہیں تو ہم کو افسوس ہوتا ہے کہ سید احمد نے معجزات سے انکار کیا ہے۔ سید صاحب کسی طور سے معجزہ نہیں مان سکتا۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ایک معمولی درجہ کا آدمی یا اعلیٰ درجہ کا آدمی بھی نظیر بنا سکتا ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں جانتے کہ قرآن لانے والا وہ شان رکھتا ہے کہ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ:3،4) ایسی کتاب جس میں ساری کتابیں اور ساری صداقتیں موجود ہیں۔ کتاب سے مراد اور عام مفہوم وہ عمدہ باتیں ہیں جو بالطبع انسان قابل تقلید سمجھتا ہے۔

قرآن مجید کی جامعیت

قرآن شریف ایسی حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور رطب و یابس کا ذخیرہ اس کے اندر نہیں۔ ہر ایک چیز کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہورہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا لیکن جو کچھ کہا اور لکھا وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے۔ نہ کہ ایک مردہ مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اٹھائے گا، اس کو آخرکار اسی خدا کی طرف آنا پڑے گا جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفۂ فطرت کے ایک ایک پتہ میں اس کا پتا ملتا ہے اور بالطبع انسان اسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔ غرض ایسے آدمیوں کا قدم جب اٹھے گا وہ اسلام ہی کے میدان کی طرف اٹھے گا۔ یہ بھی تو ایک عظیم الشان اعجاز ہے۔

قرآن مجید کا چیلنج

اگر کوئی قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے تو ایک ہی پہلو میں ہم لوگوں کو آزما لیتے ہیں۔ یعنی اگر قرآن کو خدا کا کلام نہیں مانتا تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدائے تعالیٰ کی ہستی پر دلائل لکھے ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھا دیں گے۔ اور اگر توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلم بند کرے تو وہ سب دلائل بھی قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھا دیں گے اور وہ ویسے دلائل کا دعویٰ کرکے لکھیں کہ یہ دلائل جو قرآن کریم میں نہیں یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت ان کا خیال ہو کہ وہ قرآن کریم میں نہیں تو ہم اس کو واضح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن کا دعویٰ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ:4) کیسا سچا اور صاف ہے اور یا اصل اور فطرتی مذہب کی بابت دلائل لکھنا چاہے تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کرکے دکھائیں گے اور بتلا دیں گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں اسی میں موجود ہیں۔

الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار اس میں موجود ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کیلئے میں پھر کہتا ہوں کہ اسی قوت قدسیہ کی ضرورت ہے، چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ:80)

ایسا ہی فصاحت، بلاغت میں مثلاً سورۃ فاتحہ کی ترکیب چھوڑ کر اور ترکیب استعمال کرو تو وہ مطالب عالیہ اور مقاصد اعلیٰ جو اس ترکیب میں موجود ہیں، ممکن نہیں کسی دوسری ترکیب میں بیان ہوسکیں۔ کوئی سورۃ لے لو۔ خواہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہی کیوں نہ ہو۔ جس قدر نرمی، ملاطفت کی رعایت کو ملحوظ رکھ کر اس میں معارف اور حقائق ہیں وہ کوئی دوسرا بیان نہ کرسکے گا۔ یہ بھی اعجازِ قرآن ہی ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب بعض نادان مَقَامَاتِ حَرِيْرِيْ یا سَبْعَ مُعَلَّقَه کو بےنظیر اور بےمثل کہتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کریم کی بے مانندیت پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اول تو حریری کے مصنف نے کہیں اس کے بےنظیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا پھر وہ خود قرآن کی اعجازی فصاحت کا قائل تھا۔ ان باتوں کو چھوڑ کر وہ راستی اور صداقت کو ذہن میں نہیں رکھتے بلکہ ان کو چھوڑ کر محض الفاظ کی طرف جاتے رہے ہیں وہ کتابیں حق اور حکمت سے خالی ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 69 تا 71، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

صرف احمدی کہلانا کافی نہیں، ایک باعمل احمدی بننے کیلئے بے انتہا کوشش کرنے کی ضرورت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے تا کہ ہم حقیقی احمدی بن سکیں ان ارشادات کو ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہیں، اسی کے ذریعہ ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اسی کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں، اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں

اپنی عبادتوں کے معیار کو اس درجہ تک لے جانا چاہئے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور تمام قسم کی بدیوں کو چھوڑتے ہوئے مکمل ایمانداری سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں

56ویں جلسہ سالانہ سیرالیون کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی **پیغام**

جماعت احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ 8 تا 10 فروری 2019 سینئر سیکنڈری اسکول Bo ٹاؤن کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم کمال بروجہ صاحب کو اپنا نمائندہ اور مکرم امیر صاحب نائیجیریا، مکرم امیر صاحب گیمبیا اور مکرم امیر صاحب لائبیریا کو بطور مہمان خصوصی بھجوایا۔ نائیجیریا، گیمبیا، لائبیریا اور گنی کنا کری سے بڑے وفود جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء و اساتذہ نے جلسہ کے انتظامات میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔ سیرالیون کے نئے صدر مملکت نے اپنے متعدد وزراء کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے دن پہلے اجلاس میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ 3 سابق نائب صدر مملکت بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ صدر مملکت نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کو سراہا۔ متعدد معزز شخصیات نے خیرسگالی کے پیغامات دیئے اور جماعت کی خدمات کا احسن رنگ میں ذکر کیا۔ 30 ریڈیو چینلز کے علاوہ ملکی TV چینلز نے جلسہ سالانہ سیرالیون کو ملک گیر کوریج دی۔ اس کے علاوہ پرنٹ ذرائع ابلاغ نے بھی جلسہ سالانہ سیرالیون کو قومی و مذہبی تہوار کی طرح پیش کیا۔ کل 25/اخبارات نے جلسہ سے قبل اور جلسہ کے بعد خبریں شائع کیں۔ گنی کنا کری، نائیجیریا، گیمبیا، لائبیریا، جرمنی، ناروے، برطانیہ، امریکہ، گھانا، آسٹریلیا سے وفود اور مہمان تشریف لائے۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا خصوصی پیغام بھی ارسال فرمایا جس کا اُردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل 3/جون 2019 کے شکریہ کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 56واں جلسہ سالانہ 8، 9 اور 10/فروری 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جو اس منفرد اور خاص مذہبی اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں، خدا کے نمایاں فضل اور بے انتہا برکتیں حاصل کرنے والے ہوں۔

یہ ذہن میں رکھیں کہ ایک احمدیہ مسلم پیدا ہونا یا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کافی نہیں ہے۔ یقیناً، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا تو صرف احمدیت کی طرف پہلا قدم ہے بلکہ ایک باعمل احمدی بننے کیلئے بے انتہا کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ ان افعال پر مکمل لگن اور یکسوئی کے ساتھ عمل کیا جائے جو ایک احمدی سے توقع کیے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح طور پر فرماتے ہیں: بیعت کا مطلب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، جسے آنحضرت ﷺ نے ''ہمارے مہدی'' کے الفاظ سے خطاب فرمایا ہے۔ یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام جو آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے جن کو آخری دنوں میں اسلام کے احیاء اور قیام امن کیلئے دنیا میں آنا تھا۔

آپ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ اپنی بیعت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے تا کہ ہم حقیقی احمدی بن سکیں۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہیں۔ اسی کے ذریعہ ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اسی کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ پس جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ علیہ السلام کے الفاظ کو ہدایت کے حصول کیلئے پڑھے اور غور کرے اور ان پر عمل کرے تا وہ ان اعلیٰ روحانی مدارج کو حاصل کرنے والا ہو جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار یہ الہام ہوا ''اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ'' (النحل: 129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت ونصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا جانے یہ الہام دو ہزار مرتبہ ہوا ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اس وقت ملے گی جب سچا تقویٰ اور پھر نیکی ساتھ ہو۔''

ہم پر، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کرتے ہیں، لازم ہے کہ نہ صرف ہم آپؑ کے الفاظ کو پڑھیں اور سنیں بلکہ ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی روحانی حالتوں کو اس درجہ پر لے آئیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے اور سب سے ضروری یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق بناتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو بہتر کریں اور مسلسل اپنے عملوں کو بہتر کریں اور تبلیغ کی نئی راہیں کھولیں۔ ہمیں اس حقیقت پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کے ایک کامل پیرو تھے، جنہوں نے اسلام کا دفاع اور اس کی عظمت کو بحال کرنا تھا۔ ہمیں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرنا چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اس درجہ تک لے جانا چاہئے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور تمام قسم کی بدیوں کو چھوڑتے ہوئے مکمل ایمانداری سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ اور نصائح پر توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ آپ کے جلسہ کو بہترین طور پر کامیاب فرمائے اور آپ سب کو بیعت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ہمیشہ نظام خلافت سے وفادار رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لاتے ہوئے آپ کو نیکی، تقویٰ اور اسلام اور انسانیت کی خدمت میں بڑھانے والا ہو۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ ☆

ایک قوم کے طور پر ہم آپ کی بہترین قیادت کو سراہتے ہیں اور ایک سربراہ کے طور پر ہم حضور اقدس کی امن عالم اور اخوت کے قیام کی انتھک کوششوں پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

1921ء سے لے کر آج تک احمدیہ مسلم جماعت پورے سیرالیون میں لوگوں کی زندگیاں سنوار رہی ہے

صدر مملکت سیرالیون کے ایمان افروز تاثرات

صدر مملکت سیرالیون نے جلسہ سالانہ سیرالیون 2019 میں اپنے متعدد وزرا کے ساتھ شرکت کی۔ انہوں نے جلسہ کے پہلے دن پہلے اجلاس میں خطاب فرمایا۔ صدر مملکت کے ایمان افروز تاثرات ذیل میں پیش ہیں:

''میں ذاتی طور پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع دیا۔ میری حکومت اور سیرالیون کی عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ حضور اقدس کی خدمت میں محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ ایک قوم کے طور پر ہم آپ کی بہترین قیادت کو سراہتے ہیں اور ایک سربراہ کے طور پر ہم حضور اقدس کی امن عالم اور اخوت کے قیام کی انتھک کوششوں پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مَیں نے حضور اقدس کی کتاب Pathway to Peace کا بغور مطالعہ کیا ہے جو کہ اسلام کی تعلیمات کے ذریعہ امن عالم کے قیام کی ایک اعلیٰ کاوش ہے۔

2003ء سے ہونے والے آپ کے Peace Symposium اور شہرہ آفاق کتاب Pathway to Peace اس بارے میں راہنمائی کرتی ہے جس کا عملی نمونہ جماعت احمدیہ سیرالیون دکھا رہی ہے۔ ایک قوم کے طور پر ہم حضور انور کی خدمت میں شکریہ کا پیغام بھیجتے ہیں۔ 1921ء سے لے کر آج تک احمدیہ مسلم جماعت پورے سیرالیون میں لوگوں کی زندگیاں سنوار رہی ہے۔

خواتین و حضرات مَیں اس بات پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور میری حکومت کا مکمل تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ کئی نسلوں سے آپ زندگیاں سنوارتے چلے آرہے ہیں۔'' موصوف نے Humanity First اور IAAAE کی خدمات کو بھی سراہا۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبی ﷺ

حضرت عامر بن سلمہ بلوی، حضرت عبداللہ بن سُراقہ، حضرت مالک بن ابوخولی، حضرت واقد بن عبداللہ، حضرت نصر بن حارث
حضرت مالک بن عمرو، حضرت نُعمان بن عصر، حضرت عُوَیم بن ساعِدہ، حضرت نُعمان بن سنان، حضرت عنترۃ مولیٰ سلیم،
حضرت نُعمان بن عبد عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کی سیرتِ مبارکہ کا دل نشین تذکرہ

خلافتِ احمدیہ کے سچے عاشق اور اطاعت گزار، ہر دلعزیز شخصیت، شفیق اور قابل احترام وجود، انتہائی متحمل مزاج
بردبار شخصیت کے حامل، انتہائی عاجز اور منکسر المزاج، نظامِ جماعت کا احترام کرنے والے محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی
اور انتہائی ملنسار، ہر دلعزیز، ہنس مکھ، معاملہ فہم، صائب الرائے اور نیک مخلص، باوفا انسان
محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ (غائب)

مجھے اور میری بہن کو اور ہمارے دوسرے بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ
ہفتہ میں ایک بار تم نے ضروری طور پر خلیفہ وقت کو اپنے حالات بتانے کا خط لکھنا ہے اور فیکس کرنی ہے اور اس تعلق کو بڑھانا ہے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 ر جولائی 2019ء بمطابق 19 ر وفا 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن، سرے) یو۔کے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ
أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔
اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

آج بھی بدری صحابہ کا ذکر ہوگا۔ جن صحابی کا آج پہلے ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عامر بن سلمہؓ۔ حضرت عامر بن سَلَمہؓ کو عمرو بن سلمہؓ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بَلِیّ سے تھا۔ بلیّ عرب کے ایک قدیم قبیلہ قُضاعہ کی ایک شاخ ہے جو یمن کے علاقے میں واقع ہے۔ اسی نسبت سے انہیں عامر بن سلمہ بَلَوِیؓ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عامر انصار کے حلیف تھے۔ حضرت عامر بن سلمہؓ کو غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 468، الانصار و من معھم من بنی جزء و حلفاءھم، دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 280، عامر بن سلمۃ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 121، عامر بن سلمہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ ہے۔ حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تھا جو حضرت عمر بن خطابؓ کا قبیلہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کا شجرۂ نسب پانچویں پشت پر ریاح نامی شخص پر جا کر حضرت عمرؓ سے اور دسویں پشت پر کعب نامی شخص پر جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کے والد کا نام سُراقہ بن مُعۡتَمِر اور ان کی والدہ کا نام اَمَہ بنت عبداللہ تھا۔ ان کی بہن کا نام زینب اور بھائی عمرو بن سُراقہؓ تھے۔ حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کی بیوی کا نام اُمَیمہ بنت حارِث تھا۔ ان سے ان کا بیٹا عبداللہ پیدا ہوا۔ سیرت نگاروں کی اکثریت نے ان کو جنگ بدر میں شریک ہونا بیان کیا ہے لیکن چند ایک نے کہا ہے کہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے اور غزوۂ احد اور بعد کے معرکوں میں شامل ہوئے تھے۔ بہرحال اکثریت کی رائے کے مطابق حضرت عبداللہؓ اور ان کے بھائی عَمرو بن سُراقہؓ کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت عبداللہؓ کی نسل میں سے عَمرو یا عثمان بن عبداللہ، زید اور ایوب بن عبدالرحمٰن کا ذکر ملتا ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 462، من بنی عدی و حلفاءھم، دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 91-92، عبداللہ بن سُرَاقہ، دار الکتب العلمیۃ 2005ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 256، عبداللہ بن سُرَاقہ، جلد 4، صفحہ 137، عمر بن الخطاب، جلد 1، صفحہ 121، محمد رسول اللہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ نے اپنے بھائی عمروؓ کے ہمراہ مکے سے مدینہ ہجرت کی اور دونوں نے حضرت رِفاعہ بن عبدالمنذِرؓ کے ہاں قیام کیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 4، صفحہ 389، عبداللہ بن سُرَاقہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ نے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 35 ر ہجری میں وفات پائی۔ (البدایۃ والنہایۃ، جلد 4، جزء 7، صفحہ 212، سنۃ 35ھ، ذکر من توفی زمان عثمان...... دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوۡا وَلَوۡ بِالۡمَآءِ کہ سحری کیا کرو خواہ پانی ہی کیوں نہ ہو یعنی سحری کرنا لازمی قرار دیا۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 256، عبداللہ بن سُراقہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

پھر اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مالک بن ابوخَوۡلِیؓ۔ حضرت مالک بن ابوخولیؓ کا تعلق قبیلہ بنو عِجل سے تھا جو قریش کے قبیلہ بنو عَدی بن کعب کے حلیف تھے۔ ابوخَولیؓ ان کے والد کی کنیت تھی جبکہ ان کا نام عمرو بن زُہَیر تھا۔ حضرت مالکؓ کا نام ہِلال بھی بیان کیا جاتا ہے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 462، من حضر بدرًا من المسلمین/من بنی عدی و حلفاءھم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 209، خولی بن ابی خولی لدار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت عمرؓ نے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی تو اس وقت حضرت عمرؓ کے خاندان کے دیگر افراد کے علاوہ حضرت مالکؓ اور ان کے بھائی حضرت خَوۡلِیؓ بھی شامل تھے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 338، منازل المہاجرین بالمدینۃ/منزل عمر واخیہ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

حضرت مالکؓ اپنے بھائی خولیؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ایک قول کے مطابق غزوۂ بدر میں حضرت خولیؓ اپنے دو بھائیوں حضرت ہِلالؓ یعنی حضرت مالکؓ اور حضرت عبداللہؓ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 209، خولی بن ابی خولی لدار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں حضرت مالک بن ابوخولیؓ کی وفات ہوئی تھی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 5، صفحہ 533، مالک بن ابی خولی، دار الکتب العلمیہ، بیروت 2005)

پھر اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت وَاقِد بن عبداللہؓ۔ حضرت واقدؓ کے والد کا نام عبداللہ بن عَبۡدِ مَنَاف تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ حضرت واقدؓ خَطَّاب بن نُفَیل کے حلیف تھے۔ اور ایک قول کے مطابق وہ قریش کے قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 298، واقد بن عبداللہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 403، واقد بن عبداللہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1994ء)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں جن افراد کے اسلام قبول کرنے کا ذکر تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے ان میں حضرت واقدؓ بھی شامل ہیں۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، جلد 1، صفحہ 170، ذکر من اسلم من الصحابۃ بدعوۃ ابی بکرؓ دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

حضرت واقدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 298، واقد بن عبداللہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

دار ارقم کے بارے میں کچھ عرصہ ہوا مَیں بیان کر چکا ہوں کہ یہ کیا تھا۔ مختصر طور پر بیان کر دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خیال پیدا ہوا کہ مکّے میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جائے جہاں مسلمان جمع ہوں، نماز وغیرہ کے لیے آئیں اور بے روک ٹوک اور اطمینان سے اپنے تربیتی امور کے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں۔ اسی طرح اسلام کی تبلیغ بھی وہاں کی جا سکے تو اس غرض کے لیے ایک

مکان کی ضرورت تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نومسلم ارقم بن ابی ارقمؓ کا مکان پسند فرمایا جو کوہِ صفا کے دامن میں تھا۔ اس کے بعد مسلمان یہیں جمع ہوتے تھے، یہیں نمازیں پڑھتے تھے اور وہ لوگ جنہیں حق کی تلاش تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آتے تھے تو آپ ان کو یہیں اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت حاصل کر گیا اور دارالاسلام کے نام سے بھی مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً تین سال تک دارِارقم میں کام کیا۔ یعنی بعثت کے چوتھے سال آپ نے اسے اپنا مرکز بنایا اور چھٹے سال کے آخر تک آپ نے اس میں یہ تبلیغی سرگرمیاں اور تربیتی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ دارِارقم میں اسلام لانے والوں میں آخری شخص حضرت عمرؓ تھے جن کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور وہ دارِارقم سے نکل کر کھلے طور پر تبلیغ کرنے لگ گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 129)

حضرت عمرؓ نے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی تو اس وقت حضرت عمرؓ کے خاندان کے دیگر افراد کے علاوہ حضرت واقِدؓ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ حضرت واقدؓ نے مکّے سے مدینہ ہجرت کے وقت حضرت رِفاعہ بن عبدالمنذِرؓ کے ہاں قیام کیا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت واقدؓ اور حضرت بِشر بن بَرَاءؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 298، واقد بن عبداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت واقدؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 299، واقد بن عبداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عبداللہ بن جَحشؓ کی قیادت میں ایک سَریہ بھجوایا تو اس میں حضرت واقدؓ بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 403، واقد بن عبداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1994ء)

اس سریے میں کفار کے ایک شخص عَمرو بن حَضرَمی قتل ہوا اسے حضرت واقدؓ نے قتل کیا تھا۔ اسلام میں یہ پہلا مشرک تھا جو قتل ہوا اور حضرت واقدؓ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے کسی مشرک کو کسی جنگ میں قتل کیا ہو۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 404، واقد بن عبداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1994ء)

اس سریہ کی تفصیل حضرت عبداللہ بن جَحشؓ کے ضمن میں مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ حضرت واقدؓ نے حضرت عمرؓ کی خلافت کے آغاز میں وفات پائی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 299، واقد بن عبداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نَصر بن حارِثؓ۔ حضرت نَصر بن حارِثؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنوعَبد بن رَزَاخ میں سے تھے۔ ان کا نام نُمَیر بن حارِث بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوحَارِث تھی۔ ان کے والد کا نام حارِث بن عَبُد اور والدہ کا نام سَوْدَہ بنت سُوَّاد تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 346، نصر بن حارِث دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، جلد 1، صفحہ 405، من حضر بدرًا من المسلمین دارالکتاب العربی بیروت 2008ء)

حضرت نَصر بن حارِثؓ کو غزوۂ بدر میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے والد حارِث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت نصرؓ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 299، نصر بن حارِث دارالکتب العلمیۃ بیروت 1994ء)

قادسیہ ایران، موجودہ عراق میں ایک مقام ہے جو کوفہ سے پینتالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور 14ر ہجری میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان قادسیہ کے مقام پر ایک فیصلہ کن جنگ لڑی گئی تھی جس کے نتیجے میں پھر ایرانی سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی تھی۔ (تاریخ الطبری، جلد 4، صفحہ 111، دارالفکر بیروت 2002ء)(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن، صفحہ 229، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

جن کا اب ذکر ہوگا وہ حضرت مالک بن عمروؓ صحابی ہیں۔ حضرت مالک بن عمروؓ کا تعلق قبیلہ بنوسُلَیم کے خاندان بنوحَجَر سے تھا اور یہ بنوعَبدِ شمس کے حلیف تھے۔ ان کے والد کا نام عَمرو بن سُمَیط تھا۔ حضرت مالکؓ اپنے دو بھائیوں حضرت ثَقف بن عَمروؓ اور حضرت مُدْلِجْبن عَمروؓ کے ہمراہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 326، ذکر من حضر بدرًا من المسلمین دار ابن حزم بیروت 2009ء)(سبل الھدیٰ والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد، جلد 4، صفحہ 116، ذکر اسماء من شھد وابدرا دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت مالکؓ غزوۂ احد اور دیگر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور 12 ہجری میں جنگِ یَمامہ میں یہ شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 3، صفحہ 72، من حلفاء بنی عبد شمس دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت نُعمان بن عَصَرؓ ہے۔ حضرت نعمانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تھا اور قبیلہ بنومُعاویہ کے حلیف تھے۔ انہیں لَقِیط بن عَصَر بھی کہا جاتا تھا۔ اسی طرح انہیں نُعمان بَلَوِیّ کے نام سے بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت نُعمان بن عَصَرؓ بیعتِ عَقَبہ اور غزوۂ بدر اور اسی طرح باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اِن کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی اور بعض کے نزدیک حضرت نُعمان وہ شخص تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین سے جنگ میں طُلَیحہ نے شہید کیا تھا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 466، 467، الانصار وَمَن مَعَھُم/ مِن بَنِی مُعَاوِیَۃَ وَحُلَفَائِھِم دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)(اسد الغابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 5، صفحہ 318، اَلنُّعمَانُ بنُ عَصَرُ، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان 2008)(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 5، صفحہ 510، لَقِیط بنُ عَصَرُ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عُوَیم بن سَاعِدہؓ۔ حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ کا تعلق قبیلہ اَوس کی شاخ بنوعمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت عویمؓ بیعت عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک ہوئے۔ سیرت خاتم النبیینؐ میں جو حوالہ ہے اس کے مطابق بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل مدینہ کے انصار کا ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا جن کی تعداد چھ تھی اور بعض روایات میں آٹھ افراد کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ان میں حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ بھی شامل تھے۔ طبقات الکبریٰ کے مطابق ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ سے حضرت عمرؓ کی اور ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت حاطِب بن ابی بَلتَعَہ کی مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عُوَیم بن ساعِدہؓ اللہ کے بندوں میں سے کیا ہی اچھا بندہ ہے اور وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔

ایک روایت کے مطابق جب یہ آیت نازل ہوئی کہ فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ (التوبۃ:108) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عُوَیم بن ساعِدہؓ کیا ہی اچھا بندہ ہے۔ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جزء 3، صفحہ 349 تا 351، عویم بن ساعِدہ، دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 222)

اس آیت فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ کا ترجمہ یہ ہے کہ اس میں آنے والے ایسے لوگ بھی ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ عاصِم بن سُوَیدؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ کی بیٹی عُبَیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطابؓ جب حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ کی قبر پر کھڑے تھے تو انہوں نے فرمایا دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس صاحبِ قبر سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو بھی جھنڈا گاڑا گیا عُوَیم اس کے سائے تلے ہوتے تھے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 304، عویم بن ساعِدہ، دارالکتب العلمیہ بیروت 1994ء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں حارِث کے باپ سُوَید نے حضرت مُجَذَّرؓ کے باپ زِیَاد کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ایک دن مقتول کے بیٹے حضرت مُجَذَّرؓ نے سُوَید پر قابو پالیا اور انہوں نے اپنے باپ کے قاتل کو مار ڈالا۔ یہ دونوں واقعات اسلام سے پہلے کے ہیں اور یہی واقعہ جنگ بُعَاث جو اَوس اور خزرج کے درمیان جنگ تھی اس کا سبب بنا تھا۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو دونوں مقتولوں کے بیٹوں نے، یعنی حارِث بن سُوَید اور حضرت مُجَذَّر بن زِیَادؓ، اسلام قبول کر لیا، مسلمان ہو گئے، اور دونوں ہی غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اس روایت کی تصدیق کہاں تک ہے؟ بہرحال یہ روایت ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی حارِث بن سُوَید موقع کی تلاش میں رہا کرتے تھے کہ اپنے والد کے بدلے میں حضرت مُجَذَّرؓ کو قتل کریں لیکن اسے ایسا موقع نہ میسر آ سکا۔ غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارِث بن سُوَید نے پیچھے سے حضرتِ مُجَذَّرؓ کی گردن پر وار کر کے انہیں شہید کر دیا اور ایک قول کے مطابق یہ بھی ہے کہ حارِث بن سُوَید نے حضرت قَیس بن زیدؓ کو بھی شہید کیا تھا۔ غزوۂ حمراء الاسد سے واپسی پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو بتایا کہ حارِث بن سُوَید اس وقت قبا میں موجود ہے۔ حارِث بن سُوَید نے حضرت مُجَذَّر بن زیادؓ کو دھوکے سے قتل کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ آپؐ حارِث بن سُوَید کو حضرت مُجَذَّر بن زِیَادؓ کے بدلے میں قتل کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کے فوراً قبا تشریف لے گئے اور عام طور پر اس وقت آپؐ تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ اس وقت قبا میں سخت گرمی تھی۔ آپؐ وہاں پہنچے تو قبا میں مقیم انصاری مسلمان آپ کے پاس آ کر جمع ہو گئے جن میں حارِث بن سُوَید بھی تھا جو ایک یا دو زرد رنگ کی چادریں لپیٹے ہوئے تھا۔ حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر مسجد قبا کے دروازے پر حارِث بن سُوَید کو قتل کیا۔ سیرۃ الحلبیہ میں ان صحابی کا نام جن کا ذکر ہو رہا ہے عُوَیم کے بجائے عُوَیمر بھی لکھا ہوا ہے جبکہ طبقات ابن سعد اور باقی جگہوں میں آپؓ کا نام عُوَیم بن ساعدۃ ہی ہے۔ بہرحال ایک اَور روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عُوَیم بن سُوَید کو قتل کرنے کا، مارنے کا نہیں فرمایا تھا جس نے مسلمان کو دھوکے سے شہید کیا تھا۔ دونوں ہی مسلمان تھے۔ قتل کا بدلہ قتل لیا گیا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو حکم دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حارِث نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے مُجَذَّر کو قتل کیا ہے مگر اس وجہ سے نہیں کہ مَیں اسلام سے پھر گیا ہوں، نہ اس لیے کہ مجھے اسلام کی

سچائی میں کوئی شبہ ہے بلکہ اس لیے کہ شیطان نے مجھے غیرت اور عار دلائی تھی اور اب میں اپنے اس فعل سے خدا اور اس کے رسولؐ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور مقتول کا خون بہا دینے کے لیے تیار ہوں اور مسلسل دو مہینے روزے رکھوں گا اور ایک غلام کو آزاد کروں گا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارِث کی اس معافی کو قبول نہیں کیا اور اسے قتل کی سزا دی گئی۔(السیرۃ الحلبیہ ،الجزء الثانی ،صفحہ 353۔354،باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،غزوہ حمراء الاسد، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)(الطبقات الکبریٰ، جلد3،صفحہ 349،عویم بن ساعِدہ،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

یہ روایت سیرۃ الحلبیۃ کی ہے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ حضرت عویمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔یہ روایت ابوعمر کی ہے لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں 65 یا 66 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4،صفحہ 304،عویم بن ساعِدہ، دارالکتب العلمیہ بیروت 1994ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت نُعمان بن سِنانؓ ہے۔حضرت نُعمان بن سِنانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنونُعمان سے تھا۔ابن ہشام نے لکھا ہے کہ حضرت نعمانؓ بنونُعمان کے آزاد کردہ غلام تھے جبکہ ابن سعد نے انہیں بنوعُبَید بن عَدِیّ کا آزاد کردہ غلام لکھا ہے۔حضرت نُعمان بن سِنانؓ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام،صفحہ 471، الانصار ومن معھم/من بنی النعمان، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001)(الطبقات الکبریٰ، جلد3،صفحہ 293،النعمان بن سنان داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 5،صفحہ 315 ،النعمان بن سنان ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عَنْترہ مولیٰ سُلَیمؓ۔حضرت عَنْترۃ حضرت سُلَیم بن عمروؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یہ حضرت عَنْترہ سُلَمِی ذَکوانِی تھے اور وہ قبیلہ بنوسَواد بن غَنْم کے حلیف تھے جو انصار کی ایک شاخ تھی۔حضرت عَنْترہؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔غزوۂ احد کے روز شہید ہوئے۔انہیں نَوفل بن مُعاوِیہ دِیْلِیّ نے شہید کیا۔ایک قول کے مطابق حضرت عنترہ کی وفات جنگ صفّین میں حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں 37 ہجری میں ہوئی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد3، عَنْتَرَۃ السُّلَمِیّ ،صفحہ 1246 دارالجیل بیروت 1992ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت نُعمان بن عبدعَمروؓ ہے۔حضرت نُعمان بن عبدعَمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خَزرج کی شاخ بنو دِینار بن نَجّار سے تھا۔ان کے والد کا نام عبدِعَمرو بن مسعود تھا اور والدہ کا نام سُمَیراء بنتِ قَیس تھا۔حضرت نُعمان بن عبدعمروؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں ان کے بھائی ضَحّاک بن عبدعمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے۔حضرت نُعمان بن عبدعمروؓ کو غزوۂ احد میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ حضرت نعمانؓ اور حضرت ضحاکؓ کا ایک تیسرا بھائی بھی تھا جن کا نام قُطْبَہؓ تھا،انہیں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ واقعہ بئر معونہ میں حضرت قطبہؓ کی شہادت ہوئی تھی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3،صفحہ 394 ،النعمان بن عبدعمرو، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء)(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد5،صفحہ 316،النعمان بن عبدعمرو، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند، بھائی اور باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور وہ سب شہید ہو گئے تھے۔جب ان کی تعزیت اس عورت سے کی گئی تو اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ اے اُمِّ فلاں ! آپؐ ٹھیک ہیں اور الحمد للہ ایسے ہی ہیں جیسے کہ تو پسند کرتی ہے،تو اس عورت نے جواب دیا کہ مجھے دکھاؤ میں آپؐ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔تو پھر اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے دکھایا گیا۔جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگی کہ ہر مصیبت آپؐ کے بعد معمولی ہے۔(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،صفحہ 545،باب غزوۃ اُحد، شَأْنُ الْمَرْأَۃِ الدِّیْنَارِیَّۃِ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001)

ایک اور روایت میں اس عورت کے بیٹے کے شہید ہونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احد کے موقعے پر جب اہلِ مدینہ بہت گھبراہٹ کا شکار ہو گئے تھے کیونکہ یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے حتی کہ مدینے کے گلی کوچوں میں چیخ پکار مچ گئی تھی تو ایک انصاری خاتون پریشان ہو کر گھر سے نکلی تو اس نے آگے اپنے بھائی، بیٹے اور شوہر کی لاش دیکھی۔راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ پہلے اس نے کسے دیکھا تھا مگر جب وہ آخری کے پاس سے گزری تو اس نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ تیرا بھائی، تیرا شوہر، تیرا بیٹا ہے۔اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا وہ آگے ہیں۔ وہ عورت چلتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اور پھر کہا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ! جب آپؐ سلامت ہیں تو مجھے کسی نقصان کی کوئی پروا نہیں۔(المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 7499،جلد 5،صفحہ 329۔330،من اسمہ محمد، دارالفکر بیروت 1999)

ایک قول کے مطابق اس عورت کا نام سُمَیراء بنتِ قَیسؓ تھا جو نُعمان بن عبدِعَمروؓ کی والدہ تھیں۔(کتاب المغازی لمحمد بن الواقدی، جلد 1 صفحہ 251۔252،باب غزوۃ احد، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعے پر اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں اس بہادری کی مثالیں بہت کثرت سے ملتی ہیں۔دنیوی لوگوں میں تو کروڑوں لوگوں اور سینکڑوں ملکوں میں سے ایک آدھ مثال ایسی مل سکے گی مگر صحابہؓ میں، چند ہزار صحابہؓ میں سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔کیسی اعلیٰ درجہ کی یہ مثال ہے جو ایک عورت سے تعلق رکھتی ہے اور حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں کئی دفعہ اسے بیان کر چکا ہوں۔(یہ مثال میں بھی یہاں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں)اور جو اس قابل ہے کہ ہر مجلس میں سنائی جائے اور اس کی یاد کو تازہ رکھا جائے۔بعض واقعات ایسے شاندار ہوتے ہیں کہ بار بار سنائے جانے کے باوجود پرانے نہیں ہوتے۔ایسا ہی واقعہ اس عورت کا ہے جس نے جنگ احد کے موقعے پر مدینے میں یہ خبر سنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔وہ مدینے کی دوسری عورتوں کے ساتھ گھبرا کر باہر نکلی اور جب پہلا سوار احد سے واپس آتے ہوئے اسے نظر آیا تو اس نے اس سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا ہے۔اس نے کہا میں نے تم سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا ہے اور تم میرے خاوند کی خبر سنا رہے ہو۔اس نے پھر کہا کہ تمہارا باپ بھی مارا گیا ہے۔مگر اس عورت نے کہا میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں اور تم باپ کا حال بتا رہے ہو۔اس سوار نے کہا کہ تمہارے دونوں بھائی بھی مارے گئے۔مگر اس عورت نے پھر یہی کہا کہ تم میرے سوال کا جواب جلد دو۔میں رشتے داروں کے متعلق نہیں پوچھتی۔میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں۔اس صحابی کا دل چونکہ مطمئن تھا اور جانتا تھا کہ آپؐ بخیریت ہیں۔اس لیے اس کے نزدیک اس عورت کے لیے سب سے اہم سوال یہی تھا کہ اس کے متعلقین کی موت سے اسے آگاہ کیا جائے مگر اس عورت کے نزدیک سب سے پیاری چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔اس لیے اس نے جھڑک کر کہا کہ تم میرے سوال کا جواب دو۔اس پر اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں۔یہ سن کر اس عورت نے کہا کہ جب آپؐ زندہ ہیں تو پھر مجھے کوئی غم نہیں خواہ کوئی مارا جائے۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اور ظاہر ہے کہ اس مثال کے سامنے اس بڑھیا کی مثال کی کوئی حقیقت نہیں جس کے متعلق خود نامہ نگار کو اعتراف ہے،(کسی واقعہ کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں کہ اس کا دل مغموم)غم کے بوجھ سے دبا ہوا معلوم ہوتا تھا اور آپؓ بیان کرتے ہیں وہ دل میں رو رہی تھی۔کسی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ دل مغموم تھا اور دل میں رو رہی تھی لیکن اظہار نہیں کیا۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں مگر صحابیہ کا واقعہ یہ نہیں ہے۔یہ نہیں ہے کہ اس نے ضبط کیا ہوا تھا اور دل میں رو رہی تھی اور ظاہر نہیں کر رہی تھی بلکہ یہ صحابیہ تو دل میں بھی خوش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔اس عورت کے دل پر صدمہ ضرور تھا گو وہ اسے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔جس عورت کا بھی اپنے اس بیان میں ذکر فرما رہے ہیں یا اخباروں نے اس زمانے میں اس کو لکھا تھا جب آپؓ نے یہ بیان فرمایا مگر اس صحابیہ کے دل پر تو کوئی صدمہ بھی نہیں تھا اور یہ ایسی شاندار مثال ہے کہ دنیا کی تاریخ اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتی اور بتاؤ اگر ایسے لوگوں کے متعلق یہ نہ فرمایا جاتا کہ مِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ تو دنیا میں اَور کون سی قوم تھی جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جاتے؟ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اس نے میرے محبوب کے لیے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 20،صفحہ 542۔543،خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1939)

پھر اسی عشق و محبت کا ذکر بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ آپؓ نے اس طرح بیان فرمایا کہ ’’دیکھو اس عورت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق تھا۔لوگ اسے یکے بعد دیگرے باپ بھائی اور خاوند کی وفات کی خبر دیتے چلے گئے لیکن وہ جواب میں ہر دفعہ یہی کہتی چلی گئی کہ مجھے بتاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ غرض یہ بھی ایک عورت ہی تھی جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عشق کا مظاہرہ کیا۔‘‘

(قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ، انوار العلوم، جلد نمبر 25،صفحہ 439۔440)

پھر ایک دوسری جگہ آپؓ اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ذرا اس حالت کا نقشہ اپنے ذہنوں میں اب کھینچو۔تم میں سے ہر ایک نے مرنے والے کو دیکھا ہوگا۔کوئی نہ کوئی قریبی مرتا ہے۔کسی نے اپنی ماں کو، کسی نے باپ کو، کسی نے بھائی کو، بہن کو مرتے دیکھا ہوگا۔ذرا وہ نظارہ تو یاد کرو کہ کس طرح اپنے عزیزوں کے ہاتھوں میں اور گھروں میں اچھے سے اچھے کھانے پکوا کر اور کھا کر، علاج کروا کر اور خدمت کرا کر مرنے والوں کی حالت کیا ہوتی ہے اور کس طرح گھر میں قیامت برپا ہوتی ہے اور مرنے والوں کو سوائے اپنی موت کے کسی دوسری چیز کا خیال تک بھی نہیں ہوتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے دلوں میں ایسا عشق پیدا کر دیا تھا کہ انہیں آپؐ کے مقابلے میں کسی اَور چیز کی پرواہی نہ تھی مگر یہ عشق صرف اس وجہ سے تھا کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عشق تھا تو اس وجہ سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔آپؐ کے محمدؐ ہونے کی وجہ سے عشق نہیں تھا بلکہ آپؐ کے رسولؐ اللہ ہونے کی وجہ سے یہ تھا۔پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عاشق تھے اور چونکہ خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا تھا

اس لیے آپؐ کے صحابہ آپؐ سے پیار کرتے تھے اور صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی دیکھ لو ان کے دلوں میں بھی آپؐ کی ذات کے ساتھ کیا محبت اور کیا عشق تھا۔ پھر آپؓ نے اس عورت کا یہ واقعہ بھی بیان فرمایا۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ محبت تھی جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے اور یہی توحید تھی جس نے ان کو دنیا میں ہر جگہ غالب کر دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں وہ نہ ماں باپ کی پروا کرتے تھے اور نہ بہن بھائیوں کی اور نہ بیویوں کی اور خاوندوں کی۔ ان کے سامنے ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رضی اللہ عنہم فرما دیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو مقدم کیا مگر آپؓ فرماتے ہیں کہ بعد میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ رہی اور اب اگر ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو محض دماغی ہے۔ دماغ میں ضرور ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ توحید کے قائل ہیں۔ دل میں یہ نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اگر ان کے سامنے کیا جائے تو ان کے دلوں میں محبت کی تاریں ہلنے لگتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ذکر پہ بھی تاریں ہلتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود، جلد 23 صفحہ 46-47، خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 1942)

شیعہ سنی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی اولاد کے ذکر پر جوش میں آجاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مسلمانوں کے دلوں کی تاریں نہیں ہلتیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نعمت ہمیں خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت اور نام سے بھی ایک ایسا ہیجان ہمارے دلوں میں پیدا ہونا چاہیے کیونکہ حقیقی ترقی اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہی حاصل ہوگی۔ توحید پہ قائم رہنے سے ہی حاصل ہوگی۔ پس یہ ہے بنیادی اصول جسے ہمیں، ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر اللہ اور رسولؐ کی حقیقی محبت اور اس کا صحیح ادراک پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا جن کا جنازہ بھی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر مکرم مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی کا ہے جو مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کے بیٹے تھے۔ 14 جولائی کو 78 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 12 اپریل 1941ء کو یہ قادیان میں مکرم مسعود احمد خان صاحب اور صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے پوتے تھے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے نواسے تھے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری لی۔ پھر کچھ دیر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے ساتھ بھی پریکٹس کی۔ پھر ایک مشہور لاء فرم ہے آرڈگنم (ORR,DIGNAM) اس کے ساتھ منسلک ہو گئے اور ڈھاکہ چلے گئے۔ وہاں کام کرتے رہے اور تقریباً 52 سال اسی کمپنی کے ساتھ رہے۔ ان کے سینئر پارٹنر (senior partner) تھے اور ان کا شمار پاکستان کے سینئر کارپوریٹ وکلاء میں ہوتا تھا۔ بین الاقوامی کمرشل قوانین اور بینکنگ اور کارپوریٹ قوانین کے ماہر تھے اور اس حوالے سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ پاکستان کے کچھ کارپوریٹ قوانین کو بھی انہوں نے ترتیب دیا ہے۔ بڑی بڑی کمپنیوں کی طرف سے آپ کو ڈائریکٹرشپ کی پیشکش ہوتی تھی لیکن آپ انکار کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسے عہدوں میں انسان کچھ نہ بھی کر رہا ہو تو دوسروں کی وجہ سے ہی بدعنوانیوں کے الزامات لگ جاتے ہیں اور اس طرح پھر یہ چیز جو ہے جماعت کی بدنامی کا باعث بن سکتی ہے اس لیے میں ان سے بچتا ہوں۔

ان کی اہلیہ کے علاوہ انہوں نے دو بچے چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ ان کا بیٹا بھی وکالت سے منسلک ہے اور بیٹی اپنے خاوند کے ساتھ کینیڈا میں ہے۔ ان کے میاں خاوند لڑکی کا یا مودود خان صاحب کا داماد جو ہے یہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی پوتی کا بیٹا ہے۔

مودود احمد خان صاحب اکتوبر 1996ء میں امیر ضلع کراچی مقرر ہوئے۔ اس سے قبل آپ نائب امیر اور سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن، ناصر فاؤنڈیشن، طاہر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے اور 84ء میں جماعت پر جو ابتلا آیا اس کے نتیجے میں پریس کے ساتھ بھی ان کا کافی اچھا رابطہ رہا۔ ان کی اہلیہ امۃ المؤمن صاحبہ جو ملک عمر علی صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ کا نام سیدہ سعیدہ بیگم تھا جو حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی بیٹی تھیں، وہ کہتی ہیں کہ بڑی سادہ طبیعت، خوش اخلاق، ہمدرد، منکسر المزاج اور شفقت کرنے والے تھے۔ جن سے بھی آپ کا تعلق رہا ہے ایسا ہی تھا کہ ہر کوئی یہ کہتا تھا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سے سالہا سال کا تعلق ہے۔ چاہے وہ جماعت کا چھوٹے سے چھوٹا کارکن ہو یا سینئر ممبر ہو۔ پھر آپ ہی کہتی ہیں کہ کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس میں کسی بھی لحاظ سے میں نے بحیثیت شوہر یا بحیثیت باپ ان میں کمی دیکھی ہو۔ آئیڈیل شوہر تھے، آئیڈیل باپ تھے، آئیڈیل شخص تھے اور ہر شخص آپ سے بڑا متاثر ہوتا تھا۔

ان کے بیٹے مامون احمد خان کہتے ہیں کہ آئیڈیل باپ تھے۔ بچپن سے ہی ہمیں نماز کی عادت ڈالی۔ بہت چھوٹی عمر سے ہی مجھے اپنے ساتھ نماز فجر پر لے جایا کرتے تھے اور بڑوں کی عزت اور خدمت کی تلقین بھی کیا کرتے تھے اور ہم دونوں بہن بھائیوں پر ان کی نماز کی پابندی کا اور دوسری مالی قربانی کا بڑا اثر ہے۔ مالی قربانی میں بھی صف اول میں تھے اور کہتے ہیں جب ہم ربوہ جاتے تھے تو بہشتی مقبرہ میں لے جاتے تھے اور بزرگوں کی قبروں پر اور صحابہؓ کی قبروں پر لے جا کے ہمیں ان کے بارے میں تعارف بھی کروایا کرتے تھے۔ انکساری آپ میں بڑی تھی اور غنٰی بڑا پایا جاتا تھا۔ غریبوں سے بڑے عاجز ہو کے ملتے تھے لیکن یہ نہیں کہ کسی افسر سے اس لیے ملنا کہ شاید میری ترقی کا باعث بن جائے یا مجھے فائدہ ہو، ان کے سامنے بالکل وہ اپنا ایک وقار رکھتے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں مَیں ان سے مذاق سے کہا کرتی تھی کہ آپ باقی لوگوں سے بڑا اچھی طرح ملتے ہیں لیکن جب کوئی بڑا افسر ہوتا ہے تو وہاں آپ بڑا خاص وقار سے رہتے ہیں۔ لگتا ہے وہاں آپ کی نوابیت سامنے آجاتی ہے۔

پھر سندھ کے اسیران کیلئے انہوں نے بڑا کام کیا۔ شہداء کی فیملیز کیلئے وہاں کافی کام کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں دوروں پر مجھے بھی لے جاتے تھے۔ ان فیملیوں کا خیال رکھتے۔ ان کو تحائف دلواتے۔ مہمان نوازی کا وصف ان میں بہت زیادہ تھا۔ اس کا ہر ایک لکھنے والے نے ذکر کیا ہے۔ ان کی اہلیہ بھی کہتی ہیں کہ بعض دفعہ دس منٹ پہلے فون آتا تھا کہ اتنے مہمان آرہے ہیں کھانا تیار کر دو اور ہمیشہ فون پر اطلاع دیتے اور فوراً فون بند کر دیتے تا کہ کوئی عذر کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ خلافت سے ان کا بے انتہا ادب کا اور پیار کا تعلق تھا، اخلاص کا تعلق تھا۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے اور میری بہن کو اور ہمارے دوسرے بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ ہفتے میں ایک بار تم نے ضروری طور پر خلیفہ وقت کو اپنے حالات بتانے کا خط لکھنا ہے اور فیکس کرنی ہے اور اس تعلق کو بڑھانا ہے۔

پھر ان کو کچھ عرصہ پہلے، دو سال ہوئے کینسر کی تکلیف ہوئی۔ پھر علاج ہوتا رہا۔ علاج میں اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوگیا۔ انہوں نے مجھے بھی لکھا علاج ٹھیک ہے۔ میں نے دفتر دوبارہ بھی جانا شروع کر دیا ہے۔ تقریباً آدھے سے زیادہ کام کرنا شروع کر دیا ہے لیکن پھر چند دن پہلے ایک دم ان کی طبیعت خراب ہوئی اور پھر اسی میں لگتا ہے کہ دل کا حملہ ہوا اور اسکی وجہ سے جاں بر نہیں ہو سکے۔ بہرحال ان کا جب کینسر کا علاج ہو رہا تھا تو ان کے متعلق ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے بڑے متاثر ہیں۔ ایک تو یہ کہ بڑے صبر اور حوصلے والے ہیں۔ دوسرے ہمارے سے گفتگو ہوئی تو ہمیں پتا لگا کہ بڑے سکالر بھی ہیں۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں جب ہم جاتے تھے تو ہسپتال کے ڈاکٹر ان کو دیکھ کے احتراماً کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں غیر از جماعت نوجوان بھی تعزیت کیلئے آئے۔ ایک نوجوان نے مجھے کہا کہ ان کے اخلاق کا اور مینٹورشپ (mentorship) کا میری زندگی پر بہت اثر ہے۔

پھر ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ایک خاص وصف یہ تھا کہ چندوں کے بڑے پابند تھے۔ ان کی بڑی اچھی آمد تھی۔ بڑے صاحب حیثیت تھے لیکن کہتی ہیں میں نے کبھی آمد نہیں پوچھی، کبھی خیال دل میں آیا بھی تو پھر کبھی جرأت نہیں ہوئی لیکن کبھی کبھی چندوں کی لسٹ پر جب نظر پڑتی تھی تو پتا لگتا تھا کہ کتنے چندے یہ دے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے کیا آمد ہے۔ پھر اس کے علاوہ مرحومین کے چندوں کی بھی ایک لمبی فہرست تھی۔ کہتے تھے گھر کا خرچ کم کرو اور جماعت کے لیے قربانی زیادہ کرو بلکہ یہ کہتی ہیں مجھے تو بعض دفعہ یہ احساس ہوتا تھا کہ یہ زیادہ کماتے ہی اس لیے ہیں کہ جماعت کو زیادہ سے زیادہ دیں۔ شکووں سے شدید نفرت تھی اور یہ تو ہر کوئی ان کے متعلق کہتا ہے، میں بھی گواہ ہوں کہ سخت نفرت تھی اور منع کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ کبھی کسی کے خلاف بات نہیں سنی۔ چغل خوری کے بھی بہت زیادہ خلاف تھے اور ایک نصیحت جو آپ نے کئی بار کی وہ یہ تھی کہ زندگی میں کسی سے امید نہ لگانا جو کرنا ہے اپنی طاقت سے کرو تا کہ بعد میں کسی سے شکوہ نہ پیدا ہو۔

میجر بشیر طارق صاحب نے بیان کیا وہ بھی نائب امیر تھے شاید یا کسی اَور عہدے پر تھے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ان سے کہا کہ ضرورت سے زیادہ آپ نرمی سے پیش آتے ہیں۔ تھوڑی سختی کیا کریں۔ بعض کاموں میں سختی کرنی پڑتی ہے تو اس پر انہوں نے جواب دیا کہ آپ ایک والنٹیئر پر کس طرح سختی کر سکتے ہیں، جو اپنا وقت نکال کر خدمت کے لیے آیا ہے۔ اس پر سختی کیسے کر سکتے ہیں؟! پس انہوں نے بڑے پیار سے کام لیا اور خدام نے بھی مجھے لکھا۔ قائدین نے بھی لکھا کہ جماعت کراچی میں حالات کی وجہ سے ہم ڈیوٹیاں بھی دیتے تھے تو وہ بڑے پیار سے یہ ہمارے سے کام لیتے تھے۔ بلکہ مرکز نے کہا تھا امراء کے ساتھ سکیورٹی ہونی چاہیے۔ خدام ڈیوٹی پر جاتے تھے تو ان کا خیال رکھتے۔ اپنے گھر پہنچ کر کہتے کہ مجھے اپنے گھر جا کر فون پہ اطلاع دینا کہ خیریت سے پہنچ گئے ہو۔ ایک قائد نے لکھا ہے کبھی کبھی میرے پاس اگر اپنی سواری نہ ہوتی تو اپنی کار مجھے دے دیتے تھے کہ یہ گھر لے جاؤ تا کہ احتیاط سے گھر پہنچ جاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

(یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران: 32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ابا نے ہمارے اندر بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ پر یقین اور خلافت سے مخلصی اور خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری کی بہت بڑی مثال پیش کی اور اس پر قائم رہنے کی ہمیں تلقین کرتے تھے اور جلسے بیماری میں بھی بڑی باقاعدگی سے سنتے رہے۔ لائیوسٹریم یو۔ ایس۔ اے کا جلسہ سنا۔ مجھے روز کہتے تھے کہ تم بھی سنا کرو۔ پھر جرمنی اور کینیڈا کا جلسہ جب اکٹھا ہو رہا تھا تو یہ بیٹی کینیڈا رہتی ہے تو اس نے کہا کہ جلسے پہ انہوں نے کہا کہ میں جرمنی کا جلسہ سن رہا ہوں اور باقاعدگی سے خطبات وغیرہ سننے کی ان کی عادت تھی۔ رمضان کے مہینے کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اس مہینے میں کبھی کہیں جانے کا یا سفر کا پروگرام نہیں بناتے تھے تاکہ رمضان کا جو احترام ہے وہ قائم رہے۔ اس میں بہت سے لوگوں کے لیے سبق ہے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سفر کے بہانے نکال لیتے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے ہیں۔

کراچی کے ایک سابق مربی سید حسین احمد ہیں، ان کے کزن بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ کراچی کے دورانِ قیام جب میں وہاں مربی سلسلہ تھا تو اجلاسِ عاملہ میں کسی مشکل مرحلہ پر اکثر کہتے تھے کہ یہ اللہ کے کام ہیں ہم نے تو صرف ہاتھ لگانا ہے اس لیے اپنی کوشش کرنی چاہیے۔ ہر ملنے والے کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے تھے۔ ہر سوالی کی درخواست کو غور سے سنتے اور پڑھتے تھے، مناسب کارروائی کرتے تھے۔ یتامیٰ، بیوگان اور غرباء کی حتی المقدور امداد کیا کرتے تھے۔ باوجود جماعتی بجٹ کی تنگی کے گنجائش پیدا کرلیا کرتے تھے۔

کراچی کی ایک خاتون ہیں۔ مریم ثمر صاحبہ کہتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ساری کراچی جماعت کے لیے ایک شفیق باپ کی طرح تھے اور ہر ایک کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے تھے۔ سب کی فکر کرتے تھے۔ بہت عاجز اور بہت معاملہ شناس تھے۔ ایک مرتبہ کسی پروگرام میں ان کا نام نواب مودود احمد خان لکھا گیا تو انہوں نے اپنی قلم سے نواب کا لفظ کاٹ دیا۔

قائمقام امیر قریشی محمود صاحب نائب امیر ہیں کہتے ہیں کہ اپنے دَورِ امارت میں ایک نہایت شفیق اور مہربان باپ کی طرح افراد جماعت کراچی کی رہنمائی کی اور بڑے ہردلعزیز شخص اور شفیق اور قابل احترام وجود تھے۔ بہت متحمل مزاج تھے۔ بردبار شخصیت کے حامل تھے۔ انکسار والی طبیعت تھی۔ شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ان کا انکسار تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا، امیر ہو یا غریب، تعلیم یافتہ ہو یا اَن پڑھ ہر ایک کے ساتھ نہایت محبت سے ملتے تھے اور توجہ سے ان کی بات سنتے تھے۔ پھر مشورے سے نوازتے تھے اور ہر ایک آنے والے کو چاہے چھوٹا ہو بڑا ہو یہ کرسی سے اٹھ کے ملا کرتے تھے۔ جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور روزانہ رات دیر تک دفتر میں بیٹھ کر کئی گھنٹے اپنے جماعتی مفوضہ امور سرانجام دیتے تھے۔ اپنے دفتر سے سیدھے جماعت کے دفتر میں آتے تھے اور پھر رات دس بجے تک بیٹھتے تھے۔ پھر جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کو حصولِ تعلیم کے لیے راغب کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔ بحیثیت امیر آپ ہر شعبہ کے سیکرٹری سے نیز صدران حلقہ جات سے ذاتی رابطہ رکھتے تھے اور گاہے بگاہے ان کے شعبہ جات کے کاموں میں ان کی رہنمائی کیا کرتے تھے۔ صدر انصار اللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ جماعت کی تعلیم اور تربیت کے لیے بڑے (فکرمند) رہتے تھے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں دَورے پر وہاں گیا، عہدیداروں کا ریفریشر کورس تھا تو میرے پاس آئے اور بڑے درد سے مجھے کہا کہ آپ ریفریشر کورس کے لیے کراچی آئے ہیں میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج فجر کی نماز پر مسجد میں صرف ہم تین انصار تھے جبکہ مسجد کے قریب بہت سے گھر ہیں اور گاڑیاں بھی ہر ایک کے پاس ہیں۔ آسانی سے نماز فجر پہ آ سکتے ہیں اور پھر انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں سارے عہدیداران آئے ہوئے ہیں آپ ان کو سمجھائیں کہ اولاً اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور عبادت کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ پھر اپنی اولادوں اور نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت کی بھی فکر کریں۔ کہتے ہیں جب یہ بات کر رہے تھے تو ان کے اندر ایک درد تھا۔

پھر ایک خاتون نے لکھا ہے کہ ہم انڈیا جا رہے تھے۔ قادیان جا رہے تھے تو ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ انڈین کرنسی تھی اور پہلے ہمیں یہی تھا کہ لے جانے کی اجازت ہے لیکن بعد میں کہا گیا کہ نہیں ہے تو ہر ایک کو فارم پُر کرنے کے لیے دیا گیا۔ انڈین امیگریشن کے ایک کارکن نے انہیں بتایا کہ کرنسی لے جانے کی اجازت تو نہیں ہے مگر اگر آپ غلطی سے لے آئے ہیں تو کوئی بات نہیں۔ اس فارم میں اس کا ذکر نہ کریں اور لے جائیں لیکن امیر صاحب نے ان کی بات نہیں مانی اور فارم میں اپنے پاس موجود جو ان کی رقم تھی تھوڑی رقم نہیں تھی تقریباً پچیس تیس ہزار روپے تھے، اس کو declare کر دیا۔ امیگریشن کے اس کارکن نے دوبارہ کہا کہ یہ یہاں نہ لکھیں ورنہ ہم قانون کی رو سے اس رقم کو ضبط کرنے پر مجبور ہیں۔ پھر بھی آپ نے فارم میں پوری دیانت داری سے یہ رقم declare کی اور پھر ان کو خوشی سے ساری رقم دے دی کہ ٹھیک ہے تم اس کو ضبط کرو۔ کسی بھی قسم کی آسانی سے فائدہ نہ اٹھایا۔

اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا خدام نے بھی لکھا کہ بڑی خاص توجہ ہم پر ہوتی تھی۔ ڈیوٹی دینے والوں کا شکریہ ادا کرتے تھے اور اس طرح شکرگزار ہوتے تھے جس طرح ہم نے ان پر بہت احسان کیا ہے۔ امتیاز حسین شاہد صاحب کراچی کے ڈرِگ روڈ کے امیر ہیں کہتے ہیں کہ اگر میں ان کی شخصیت کو ایک کوزے میں بند کرنے کی کوشش کروں تو جو صفات سامنے آئیں گی وہ یہ ہیں عاجزی اور انکساری، عشقِ خلافت اور احترامِ نظام جماعت۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ 2016ء میں کراچی میں امارات مقامی کا نظام قائم ہوا اور ان کا تقرر امیر کے طور پر ہوگیا۔ کہتے ہیں میں امیر صاحب ضلع کے پاس گیا کہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوگئی ہے تو انہوں نے مجھے کہا کہ بھاری ذمہ داری تو ہے۔ لہٰذا ہمیشہ یاد رکھیں کہ کبھی کوئی مشکل پیش آئے تو خلیفۂ وقت کو دعا کے لیے خط لکھ دیا کریں اور اللہ تعالیٰ پھر فضل فرماتا ہے اور کہا کہ میں بھی یہی کرتا ہوں۔ اس لیے بڑی باقاعدگی سے ان کے ہر ہفتے جمعہ سے پہلے اور کراچی کا ہر اہم جو کوئی بھی فنکشن ہوتا یا کوئی واقعہ ہوتا یا چندوں کے سال کے آخر ہوتے تو ضرور دعا کے لیے مجھے لکھا کرتے تھے۔

قائد خدام الاحمدیہ بلال حیدر ٹیپو کہتے ہیں کہ امیر صاحب کو سورۃ المؤمنون سے بہت لگاؤ تھا۔ اکثر خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں تلاوت ہوتی تو مجھے کہتے، سورۃ المؤمنون تلاوت کروائیں اور پھر پیار سے نصیحت بھی کرتے کہ اس سورت کو، خاص طور پہ شروع کا حصہ غور سے پڑھا کرو۔ کہتے ہیں آج بھی جب میں سوچتا ہوں دل گواہی دیتا ہے کہ انہوں نے اپنی نمازوں کی حفاظت کی، ہر لغویات سے پرہیز کیا اور انہوں نے ہمیں ایک مثال بن کر دکھایا کہ مومن فلاح کیسے پا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو دوسری نصیحت مجھے یاد ہے وہ یہ کہ ایک دن مجھے اکیلے میں انہوں نے پیار سے کہا کہ میری زندگی کا یہ نچوڑ ہے کہ ہر ہفتے خلیفہ وقت کو خط ضرور لکھا کرو اور بڑے پیار سے مجھے یہ بات سمجھائی اور کہتے ہیں میں بھی اس سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔

خلافت کی اطاعت حقیقت میں بہت زیادہ تھی اور بڑا احترام تھا۔ خاندان کا ہی ایک فنکشن تھا وہاں کچھ ایسی باتیں ہوئیں جو مجھے پتا لگیں، میں نے ان کو بھی لکھا کہ آپ بھی وہاں موجود تھے اور اس طرح نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مجھے امید نہیں تھی۔ اس پر ان کا خط آیا۔ اور پہلے تو معافی کا خط تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے لکھا کہ مجھے اس بات پہ خوشی بھی ہوئی کہ ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہمیں کوئی احساس دلانے والا ہے، ہماری کوئی تربیت کرنے والا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے میرا بڑا شکریہ بھی ادا کیا۔ رشتے میں بڑے تھے۔ رشتے کا تعلق تھا۔ خلافت سے پہلے میرا ان سے کافی احترام کا جو رشتہ تھا وہ تو قائم تھا ہی لیکن میرے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد انہوں نے انتہائی عاجزی سے بلکہ جب میں ناظرِ اعلیٰ ہوا ہوں، حضرت خلیفہ رابعؒ نے مقرر کیا تو اس وقت بھی بڑی عاجزی سے انہوں نے نظام کا احترام کرتے ہوئے میری عزت کی اور ہر طرح سے انہوں نے وفا اور عزت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا کا ہے جو 9/جولائی کو حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 84/سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کا تعلق جموں کشمیر کے مشہور احمدی خلیفہ خاندان سے تھا۔ ان کے والد حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحبؓ دادا حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونیؓ اور نانا حضرت عمر بخش صاحبؓ تینوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے دادا کو سری نگر کشمیر کے محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ کی قبر دریافت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔ کینیڈا جماعت کے اولین ممبران میں سے تھے۔ 1967ء میں پاکستان سے کینیڈا شفٹ ہوئے۔ پیشے کے طور سے وکیل تھے۔ پھر انہوں نے وہاں اپنی لاء فرم قائم کی۔ پھر جماعت کو بھی قانونی معاملات میں ہمیشہ مدد دیا کرتے تھے۔ کینیڈا جماعت میں ان کی خدمات کا عرصہ نصف صدی سے زائد ہے۔ کینیڈا کے پہلے نیشنل صدر تھے۔ پہلے صدر قضاء بورڈ تھے اور آخر دم تک نائب امیر کینیڈا کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 2010ء میں ان کو حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ انتہائی ملنسار، ہردلعزیز، ہنس مکھ، معاملہ فہم، صائب الرائے اور ایک نیک، مخلص، باوفا انسان تھے۔ صحت کی خرابی کے باوجود اپنے مفوضہ فرائض آخر وقت تک بڑی ہمت سے ادا کرتے رہے۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا اور جو بھی یہاں سے ہدایت جاتی تھی ہمیشہ اس پہ بڑی کوشش کرتے تھے کہ عمل کریں۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

خطبہ جمعہ

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مُظَهِّر بن رَافع، حضرت مَالِک بن قدامہ، حضرت خُرَیم بن فاتِک، حضرت معمر بن حارث، حضرت ظُہَیر بن رافع، حضرت عمرو بن ایاس، حضرت مدلج بن عمرو، حضرت عبداللہ بن سُہَیل، حضرت یزید بن حارث، حضرت عُمَیر بن حُمام، حضرت حمید انصاری، حضرت عمرو بن معاذ بن نعمان اَوسی، حضرت مسعود بن ربیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی تحریک

ڈیوٹی کنندگان کو کوشش اور دعا کے ذریعے بہترین انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی تلقین

جلسے کے دنوں میں شعبہ ٹرانسپورٹ کو مہمانوں کو مسجد مبارک اسلام آباد نماز کی ادائیگی کیلئے لانے لے جانے کیلئے خاص انتظام کرنے کا ارشاد

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍جولائی 2019ء بمطابق 26؍وفا 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن، سرے)، یو کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج بھی میں بدری صحابہ کا ذکر ہی کروں گا۔ پہلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُظَهِّر بن رَافع ؓ۔ حضرت مُظَهِّر کے والد کا نام رافع بن عدی تھا۔ حضرت مُظَهِّر کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تھا۔ حضرت مُظَهِّر اور حضرت ظُہَیر ؓ دونوں سگے بھائی تھے۔ یہ دونوں حضرت رَافع بن خُدَیج رضی اللہ تعالیٰ کے چچا تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 324 حاشیہ، باب اسماء من شھد العقبہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

یعنی حضرت رَافع بن خُدَیج ؓ کا بھی ذکر آتا ہے جو بدری صحابی تو نہیں تھے لیکن ان کا بھی تاریخ میں ایک مقام ہے، ان کے یہ چچا تھے یعنی بھتیجے کا نام بھی رافع تھا اور باپ کا نام بھی۔ حضرت رافع ؓ کے بارے میں مختصر یہ بتادوں کہ یہ وہ صحابی تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں جانے کے لیے خود کو پیش کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم عمری کی وجہ سے واپس بھیج دیا تھا اور اُحد کے دن ان کو شامل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت رافع ؓ غزوۂ احد اور خندق اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ احد کے دن ایک تیر ان کی ہنسلی کی ہڈی میں لگا تھا۔ تیر تو نکال لیا گیا تھا لیکن اس کا اگلا حصہ ان کی وفات تک جسم کے اندر ہی رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع ؓ سے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں 74؍ہجری میں 86؍سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر، جلد 2، صفحہ 232-233، رافع ؓ بن خدیج، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

یہ تو ان کے بھتیجے کا ذکر تھا۔ حضرت ظُہَیر ؓ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ امام بخاریؒ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ حضرت ظُہَیر اپنے بھائی کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور اس بھائی کا نام انہوں نے اپنی کتاب میں درج نہیں کیا۔ بخاری کے شارحین نے لکھا ہے کہ حضرت ظُہَیر کے بھائی کا نام مُظَهِّر تھا۔ اسی طرح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل کتاب سُبُلُ الْھُدٰی وَالرَّشَاد میں حضرت ظُہَیر بن رافع کے ضمن میں لکھا ہے کہ بخاری کے مطابق ان کے بھائی حضرت مُظَهِّر بھی غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت ظُہَیر میں نے کہا تھا۔ حضرت مُظَهِّر کا ذکر ہو رہا ہے۔ یہ ان کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ صحابہ کے حالات پر مشتمل کتابیں جیسے اُسد الغابہ، الِاصابۃ، الِاستیعاب وغیرہ جو ہیں ان میں حضرت مُظَهِّر کے حالات کے ضمن میں ان کے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا تذکرہ نہیں ملتا۔ ان تینوں کتابوں میں حضرت مُظَهِّر کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ غزوۂ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت مُظَهِّر حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر......) (ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 195، دارالفکر بیروت 2010ء) (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 106، غزوہ بدر الکبریٰ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر، جلد 5، صفحہ 185، مظہر بن رافع، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، جزء 6، صفحہ 106، مظہر بن رافع دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4، صفحہ 39، مظہر بن رافع، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

لیکن جو کتابیں ہیں وہ حضرت مُظَهِّر کو ثابت کرتی ہیں کہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے، اسی پر زیادہ تر اعتماد کیا جاتا ہے۔ یَحْیٰ بن سَہْل بن اَبُو حَثْمَہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مُظَهِّر بن رَافع حَارِثی میرے والد کے پاس ملک شام سے چند طاقتور مزدور اپنے ساتھ لے کر آئے تا کہ وہ ان کی زمینوں میں کام کر سکیں۔ جب یہ خیبر میں پہنچے تو وہاں تین دن قیام کیا۔ وہاں یہود نے ان مزدوروں کو حضرت مُظَهِّر کے قتل پر اکسانا شروع کر دیا اور دو یا تین چھریاں مخفی طور پر انہیں دے دیں۔ جب حضرت مُظَهِّر خیبر سے باہر نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے جو خیبر سے 6؍میل کے فاصلے پر واقعہ ہے تو ان لوگوں نے حضرت مُظَهِّر پر حملہ کر دیا اور پیٹ چاک کر کے انہیں شہید کر دیا۔ پھر وہ لوگ خیبر واپس چلے گئے جس پر یہود نے انہیں زادِ راہ اور خوراک دے کر روانہ کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ ملک شام واپس پہنچ گئے۔ جب حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یہ خبر ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں اور اس کی حدود کو واضح کرنے والا ہوں اور زمینوں میں حدِ فاصل لگانے والا ہوں یعنی اس کا بدلہ لیا جائے گا اور یہود کو وہاں سے جلاوطن کرنے والا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں تمہیں اس وقت تک ٹھکانہ دوں گا جب تک اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اللہ نے انہیں جلاوطن کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ نے پھر ایسا ہی کیا۔

(کنز العمال، جلد 4، صفحہ 509، اخراج الیھود، حدیث نمبر 11505، مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4 صفحہ 39-40، مظہر بن رافع، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 6، دار احیاء التراث العربی)

حضرت مُظَهِّر کی شہادت کا واقعہ 20؍ہجری میں پیش آیا تھا۔ (الکامل فی التاریخ لابی الحسن علی، جلد 2، صفحہ 410، باب ثم دخلت سنۃ عشرین، دارالکتب العلمیہ بیروت 2006ء)

پھر اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت مالک بن قُدَامہ ؓ ہے۔ حضرت مَالِک بن قُدَامہ ؓ کے والد کا نام قُدَامہ بن عَرْفَجہ تھا جبکہ ایک روایت کے مطابق ان کے دادا کا نام حارث بھی بیان ہوا ہے۔ حضرت مالک یعنی عَرْفَجہ کے بجائے حارث بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت مالک کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو غَنْم سے تھا۔ حضرت مالک اپنے ایک بھائی حضرت مُنْذِر بن قُدَامہ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مالک غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 466، الانصار ومَن معھم من بنی غنم، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 367، مالک بن قدامہ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت خُرَیم بن فَاتِک ؓ ہے۔ حضرت خُرَیم بن فَاتِک ؓ کا تعلق بنو اسد سے تھا۔ ان کے والد کا نام فَاتِک بن اَخْرَم یا اَخْرَم بن شَدَّاد بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کی کنیت ابویحیٰ جبکہ ایک روایت کے مطابق ابوایمن بیان ہوئی ہے کیونکہ ان کے بیٹے کا نام حضرت ایمن بن خُرَیم تھا۔ حضرت خُرَیم بن فَاتِک اپنے بھائی حضرت سَبْرَہ بن فَاتِک کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی، صفحہ 167، خُرَیم بن فَاتِک، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

ایک قول کے مطابق حضرت خُرَیم ؓ صلح حدیبیہ میں شامل تھے۔ ایک غیر معروف روایت یہ بھی ہے کہ حضرت خُرَیم ؓ اور ان کے بیٹے حضرت ایمن ؓ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنو اسد نے اسلام قبول کیا تھا جبکہ پہلی روایت زیادہ درست ہے کہ حضرت خُرَیم ؓ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور امام بخاریؒ نے اپنی کتاب التَّارِیخ الکبیر میں ان کا بدری ہونا بیان کیا ہے۔ حضرت خُرَیم ؓ بیٹے سمیت بعد میں کوفہ چلے گئے اور ایک روایت کے مطابق یہ دونوں رَقَّہ شہر جو دریائے فرات کے شرقی جانب ایک مشہور شہر ہے وہاں منتقل ہو گئے اور یہ

دونوں اسی جگہ حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی، جلد2، صفحہ 236، خُرَیم بن فاتِک، دارالفکر بیروت 2001ء)
(التاریخ الکبیر از عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، جلد3، صفحہ 196، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء)(معجم البلدان، جلد4، صفحہ 413-414)

حضرت خُرَیم بن فاتِکؓ اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اونٹ گم گئے تھے تو میں اپنے اونٹوں کو ڈھونڈھنے نکلا، ان کے نشانات کا پیچھا کرتے کرتے مجھے رات ہوگئی۔ چنانچہ میں نے انہیں اَبْرَقُ العَزَّافْ یہ بنو اسد بن خزیمہ کے پانی پینے کی مشہور جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے بصرہ کے راستے پر ہے، وہاں جا کر پالیا تو میں نے انہیں وہیں باندھ دیا اور ان میں سے ایک اونٹ کی ران کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔ رات گزارنے کے لیے وہیں رہ گئے اور کہتے ہیں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ابتدائی زمانے کی بات ہے۔ میں نے کہا کہ میں اس وادی کے سردار کی پناہ مانگتا ہوں۔ اونچی آواز میں کہا۔ یہ اس زمانے میں ان کا رواج تھا۔ میں اس وادی کے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت خُرَیمؓ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اسی طرح کہا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی ویران وادی میں رات گزارنے کی غرض سے داخل ہوتا تو اس کے اہل اور بیوقوفوں کے شر سے بچنے کے لیے یہ الفاظ کہا کرتا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جب میں یہ کہہ رہا تھا تو اچانک ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی اور یہ اشعار پڑھے کہ تیرا بھلا ہو تُو اللہ ذوالجلال کی پناہ مانگ جو حرام اور حلال کا نازل کرنے والا ہے۔ اللہ کی توحید کا اقرار کر پھر تجھے جِنّات کی آزمائشوں کی کوئی پروا نہیں ہو گی۔ جب تُو اللہ کو یاد کرے گا تو کئی میلوں اور زمینوں اور پہاڑوں کی پنہائیوں میں جِنّات کا مکر ناکام ہو جائے گا سوائے تقویٰ والے شخص کے اور نیک اعمال کے یعنی نیکیاں جاری رہیں گی۔ کوئی برائی نہیں آئے گی۔

حضرت خُرَیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواباً کہا کہ اے پکارنے والے! تو جو کچھ کہہ رہا ہے کیا تیرے نزدیک وہ ہدایت کی بات ہے یا تُو مجھے گمراہ کر رہا ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی باتیں تو اَور تھیں۔ اور یہ تم توحید کی عجیب باتیں کر رہے ہو۔ اس نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں۔ بھلائیوں والے ہیں۔ یٰسٓ اور حٰمیمات لے کر آئے ہیں اور اس کے بعد مُفَصَّلات سورتیں بھی لائے ہیں جنہوں نے ہمیں یہ ساری باتیں بتائی ہیں اور جو بہت ساری چیزوں کو حرام قرار دینے والے ہیں اور بہت ساری چیزوں کو حلال قرار دینے والے ہیں۔ وہ نماز اور روزے کا حکم دیتے ہیں اور لوگوں کو ان برائیوں سے روکتے ہیں جو گذشتہ دنوں کی برائیاں لوگوں میں موجود تھیں۔ یہ ان کو جواب ملا کہ اس طرح ہمیں توحید کا اعلان پتا لگا ہے اس لیے ہم کہتے ہیں۔ حضرت خُرَیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے تم کون ہو؟ اس نے کہا میں مَلَک بن مَالِک ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہلِ نجد کے جِنّ یعنی سرداروں پر مقرر کر کے بھیجا ہے۔ یہ ان کی آپس میں بات چیت ہو رہی ہے۔ حضرت خُرَیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر میرے لیے کوئی ایسا شخص ہوتا جو میرے اونٹوں کی کفالت کرتا، تو مَیں ضرور اس رسولؐ کے پاس جاتا، یہاں تک کہ اس پر ایمان لے آتا۔ ان کو توحید کی باتیں اچھی لگیں، مَلَک بن مَالِک نے کہا کہ میں ان کی تمہارے اونٹوں کی ذمہ داری لیتا ہوں یہاں تک کہ میں انہیں تیرے اہل تک ان شاء اللہ صحیح سلامت پہنچا دوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے ایک اونٹ تیار کیا اور اس پر سوار ہو کر مدینہ آ گیا۔ باقی اونٹ ان کے سپرد کر دیے۔ میں ایسے وقت میں پہنچا کہ جب لوگ نمازِ جمعہ میں مصروف تھے۔ جمعہ کا وقت تھا تو میں نے سوچا یہ لوگ نماز پڑھ لیں پھر میں اندر جاؤں گا کیونکہ میں تھکا ہوا تھا لہٰذا میں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا۔ جب حضرت ابوذرؓ باہر نکلے تو انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اندر آ جاؤ۔ پس میں اندر آ گیا۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اس بوڑھے شخص کا کیا بنا جس نے تمہیں ضمانت دی تھی کہ تمہارے اونٹ صحیح سلامت تمہارے گھر پہنچا دے گا۔ اس نے تمہارے اونٹ تمہارے گھر صحیح سلامت پہنچا دیے ہیں؟ یہ سارا نظارہ جو تھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دے دی۔ حضرت خُرَیمؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا اللہ اس پر رحم کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اللہ اس پر رحم کرے۔ اس پر حضرت خُرَیمؓ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس طرح بڑے اچھے انداز میں وہ اسلام لے آئے۔

(المعجم الکبیر از حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، جلد4، صفحہ 211 تا 213، حدیث نمبر 4166، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ)(السیرۃ النبویہ لابن کثیر، جلد 1، صفحہ 379، مکتبہ دار المعرفہ بیروت لبنان 1976ء)(معجم البلدان، جلد1، صفحہ 68)(بلوغ الارب مترجم از ڈاکٹر پیر محمد حسن، جلد3، صفحہ 135، اردو سائنس بورڈ لاہور 2002ء)

انہوں نے اپنا اسلام لانے کا یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت خُرَیم بن فاتِکؓ نہایت لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے۔ لباس اور وضع قطع میں خوبصورتی اور نفاست کا بہت لحاظ رکھتے تھے۔

(ماخوذ از سیر الصحابہ جلد ہفتم، صفحہ 307، حضرت زید بن حارثہؓ، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

اسلام لانے سے پہلے نیچا ازار پہنتے تھے، لمبا پاجامہ یا جو نچلا لباس ہے وہ لمبا کر کے پہنتے تھے۔ لمبے بال رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ مستدرک حاکم میں اس کے متعلق ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ حضرت خُرَیم بن فاتِک سے مروی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے خُرَیم اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں تو تم بہت اچھے شخص ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں وہ دو باتیں کون سی ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تمہارا اپنے بال بڑھانا اور اپنا ازار لٹکانا یعنی ایسا لمبا پاجامہ پہننا جو فخر کے طور پر پہنا جاتا ہے۔ پس حضرت خُرَیم گئے اور اپنے بال کٹوا دیے اور اپنا ازار چھوٹا کر دیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد6، صفحہ 2363، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حدیث 6608، مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ المکرمہ 2000ء)

ایک یہ روایت ہے اور ایک روایت تاریخ الکبیر میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن حَنْظَلِیَّہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خُرَیم اَسَدِی کتنا ہی اچھا شخص ہوتا اگر اپنے بال مونڈھوں تک نہ بڑھاتا۔ کندھے تک نہ لاتا اور اپنا ازار نہ لٹکاتا فخر کے طور پر۔ اپنا پاجامہ جو نچلا لباس ہے یا جو بھی نیچے لباس پہنا ہوتا ہے وہ زیادہ لمبا نہ ہو۔ حضرت خُرَیمؓ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے اپنا چھوٹا استرا لیا اور اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے۔ لمبے بالوں کی بجائے یہاں تک کاٹ دیے، اور اپنا ازار نصف پنڈلیوں تک اوپر کر لیا۔

(التاریخ الکبیر از عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، جلد3، صفحہ 196، حدیث 3651، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء)

کیونکہ وہ اس وقت لوگوں میں فخر کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ اس لیے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ بلاوجہ بلاضرورت لمبے بال رکھنے میں کیا حرج ہے۔ اتنے ہی پٹے کانوں کی لَو تک، رکھنے چاہئیں جتنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی طرح لمبے نہیں ہونے چاہئیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام کی فتوحات میں یہ شریک ہوئے تھے۔

(سیر الصحابہ جلد ہفتم، صفحہ 307، حضرت زید بن حارثہ، مطبوعہ دار اشاعت کراچی)

حضرت قَیس بن ابو حَازِمؓ اور حضرت عَامِر شَعْبِیؒ سے مروی ہے کہ مَرْوَان بِن حَکَم نے حضرت اَیْمَن بن خُرَیمؓ سے کہا تم ہمارے ساتھ جنگ میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ انہوں نے کہا میرے والد اور میرے چچا غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ تاکیدی حکم دیا تھا کہ میں کسی ایسے شخص سے نہ لڑوں جو کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت ایمنؓ نے مروان بن حکم سے کہا کہ اگر تم میرے پاس آگ سے براءت لائے ہو تو مَیں تمہارے ساتھ جنگ میں شریک ہو جاؤں گا تو مروان نے کہا تم ہمارے پاس سے چلے جاؤ۔ پس وہ نکلے تو یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے کہ میں کسی شخص سے نہیں لڑوں گا جو قریش کے کسی دوسرے سلطان کی تعریف کرتا ہے۔ اس کے لیے اس کی سلطنت ہے اور میرے اوپر میرا گناہ۔ میں ایسی جہالت اور غصّے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کیا میں ایک مسلمان کو بغیر کسی جرم کے قتل کروں گا۔ اگر ایسا ہوا تو میں جتنی زندگی بھی جی لوں اس کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد3، صفحہ 1004، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر خُرَیم بن فاتِک، حدیث 2667، مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ المکرمہ 2000ء)

آج کل کے مسلمانوں کے عمل دیکھیں تو پتا لگتا ہے کہ یہ اصل تعلیم سے کتنی دُور جا چکے ہیں۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ ان کا نام ہے۔ حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جُمَح سے تھا۔ ان کے والد کا نام حارِث بن مَعْمَر تھا اور والدہ کا نام قُتَیلہ بنت مَظْعُون تھا جو حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بہن تھیں۔ یوں حضرت عثمان بن مظعونؓ حضرت مَعْمَرؓ کے ماموں تھے۔ حضرت معمرؓ کے دو اَور بھائی تھے جن کے نام حَاطِبؓ اور حَطَّابؓ تھے۔ یہ تینوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ حضرت معمرؓ کا شمار اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوتا ہے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس، صفحہ 226، معمر بن الحارث دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)(سیر اعلام النبلاء لامام محمد بن احمد الذہبی، جلد 1، صفحہ 144، الرسالۃ العالمیۃ 2014)

کلامُ الامام

اپنے دینی علم کو بڑھاؤ

(ملفوظات، جلد9، صفحہ 275)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

نوافل کی طرف توجہ دو

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 245)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

حضرت عائشہؓ بنت قُدَامہ سے روایت ہے کہ بنومَظْعُون میں سے حضرت عثمانؓ، حضرت قُدَامہؓ، حضرت عبداللہؓ اور حضرت سَائِبؓ بن عثمان بن مظعون اور حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ بن سَلَمہؓ عَجْلَانِی کے گھر ٹھہرے تھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 302، عثمان بن مظعون، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معمرؓ کی مؤاخات حضرت مُعَاذ بن عَفْرَاءؓ کے ساتھ کروائی تھی۔ حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ غزوۂ بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں 23 ہجری میں ہوئی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 307، معمر بن الحارث، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء)(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، جلد 7، صفحہ 139، ذِكْرُ مَنْ تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے ظُہَیر بن رَافِعؓ۔ پہلے صحابی حضرت مظہّر کا جو ذکر آیا تھا، یہ ان کے بھائی تھے۔ حضرت ظُہَیر انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حَارِثَہ بن حارِث سے تعلق رکھتے تھے۔(السیرۃ النّبویّہ لابن ہشام مَنْ شَهِدَ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ بِنِ الْحَارِثْ، صفحہ 209، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت ظُہَیر بن رَافِع کے بیٹے کا نام اُسَید تھا جنہیں صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ حضرت ظُہَیر، رافع بن خُدَیج کے چچا تھے، حضرت رافع کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ حضرت ظُہَیر کی بیوی کا نام فاطمہ بنت بِشْر تھا جو بنو عَدِی بن غَنْم سے تھیں۔

(اُسد الغابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 103، ظُهَيْر بْنُ رَافِعٌ دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)(اُسد الغابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 243-244، اُسَيْد بْنُ ظُهَيْر دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 4، صفحہ 273، اسید بن ظُہَیر مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت مُظَہِّر بن رَافِعٌ، حضرت ظُہَیر کے سگے بھائی تھے۔ دونوں بھائیوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔(اُسد الغابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 185، مُظَهِّرُ بْنُ رَافِعٌ دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر......)

جو کہتے ہیں کہ نہیں یہاں یہ کہہ رہے ہیں اور اکثر تاریخیں یہ کہتی ہیں کہ دونوں بھائی شامل ہوئے تھے۔ حضرت ظُہَیر بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

(اسد الغابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 103، ظہیر بن رافع، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت رافع بن خُدَیج اپنے چچا حضرت ظُہَیر بن رافع سے روایت کرتے تھے کہ حضرت ظُہَیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی بات سے منع فرمایا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھی۔ میں نے کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی بجا تھا۔ ظُہَیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ آپؐ نے پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ ہم انہیں ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ زمینیں ہیں جو ہم اس شرط پر ٹھیکے پر دے دیتے ہیں کہ جو نالیوں کے قریب پیداوار ہو وہ ہم لیں گے یعنی جو پانی کے قریب جگہ ہے وہاں اچھی فصل ہو گی وہ ہم لیں گے اور کھجور اور جَو میں چند وسق کے حساب سے لیں گے۔ ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع اڑھائی کلو کے قریب ہوتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ تم خود اس میں کاشت کرو یا ان میں کاشت کراؤ یا انہیں خالی رہنے دو۔ حضرت رافعؓ کہتے تھے کہ میں نے کہا میں نے سن لیا اور اب ایسا ہی ہو گا۔(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الْحَرْثِ وَ الْمُزَارِعَةِ، بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ، حدیث 2339 و مترجم اردو، صفحہ 334، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)(لغات الحدیث، جلد چہارم، صفحہ 51 ’’وسق‘‘ لغات الحدیث، جلد دوم، صفحہ 113 ’’صاع‘‘)

اسکے بعد ہم خود کاشت کیا کرتے تھے یا ایسے طریقے سے لیتے تھے جہاں حق دار کو اس کا حق بھی مل جائے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عَمْرو بن اِیَاسؓ ہے۔ حضرت عَمْروؓ یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انصار کے قبیلہ بنو لَوْذَان کے حلیف تھے۔ ان کے والد کا نام اِیَاس بن عمرو تھا۔ دونوں ایک اَور قول، روایت یہ بھی ہے کہ ان کے دادا کا نام زید تھا۔ حضرت عمروؓ غزوۂ بدر اور اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت عمروؓ حضرت رَبِیع بن اِیَاسؓ اور حضرت وَرَقَہ بن اِیَاسؓ کے بھائی تھے اور ان تینوں بھائیوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 469، الانصار ومن معھم/من بنی لوذان وحلفائھم، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2001ء)(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جزء 4، صفحہ 186، عمرو بن ایاس بن زید، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت مُدْلِجْ بن عَمْروؓ ہے۔ حضرت مُدْلِجْ بن عَمْرو کا نام مِدْلَاجْ بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بَنُوسُلَیم کے خاندان بَنُوحُجْر سے تھا۔ یہ بنو کبیر بن غَنْم بن دُوْدَان کے حلیف تھے جبکہ ایک دوسرے قول کے مطابق بَنُوعَمْرو بن دُوْدَان کے حلیف تھے جو پھر آگے بَنُوعَبْد شَمْس کے حلیف تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 53، مدلاج بن عمرو دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 460، ذکر من حضر بدراً من المسلمین، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء)(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جزء سادس، صفحہ 49، مدلاج بن عمرو الاسلمی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت مُدْلِجؓ غزوۂ بدر میں اپنے دو بھائیوں حضرت ثَقْف بن عَمْروؓ اور حضرت مَالِک بن عَمْروؓ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ حضرت مُدْلِج بن عمروؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جزء رابع، صفحہ 31-32، مدلاج بن عمرو السلمی، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء الخامس صفحہ 127 مدلج بن عمرو دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت مُدْلِج بن عمروؓ کی وفات پچاس ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی تھی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث، صفحہ 53 ’’مدلاج بن عمرو‘‘ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہ بن سُہَیْلؓ ہے۔ حضرت عبداللہ کے والد کا نام سُہَیْل بن عَمْرو اور والدہ کا نام فَاخِتَہ بنتِ عَمْرو تھا۔ ان کے بھائی کا نام ابو جَنْدَل تھا۔ حضرت عبداللہ اپنے بھائی ابو جَنْدَل سے عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عبداللہ کی کنیت ابوسُہَیْل تھی۔ حضرت عبداللہ بن سُہَیْل کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو عَامِر بن لُؤَیّ سے تھا۔ تاریخ کی جو کتاب ہے اس میں ابن اسحاق نے مہاجرین حبشہ ثانیہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن سُہَیْلؓ حبشہ سے لوٹے تو ان کے والد نے انہیں پکڑ کر ان کے دین سے ہٹا دیا یعنی زبردستی کی ان پہ۔ حضرت عبداللہ بن سُہَیْلؓ نے رجوع کا اظہار کیا اور آپؓ مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بدر کی طرف روانہ ہوئے یعنی انہوں نے باپ کو کہا کہ ٹھیک ہے میں اس دین سے واپس آتا ہوں، اسلام سے توبہ کرتا ہوں۔ کہہ تو یہ دیا لیکن دل میں تسلی نہیں تھی۔ بہرحال مشرکین کے ساتھ بدر کی جنگ کے لیے آ گئے۔ حضرت عبداللہ اپنے والد سُہَیْل بن عمرو کے ساتھ ان کے نفقہ اور انہی کی سواری میں سوار تھے۔ ان کے والد کو کسی قسم کا شک نہ تھا کہ اس نے اپنے دین کی طرف رجوع کر لیا ہے یعنی اسلام چھوڑ کے واپس آ گیا ہے۔ جب بدر کے مقام پر مسلمان اور مشرکین مقابلہ کے لیے آمنے سامنے ہوئے اور دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن سُہَیْل مسلمانوں کی طرف پلٹ آئے اور لڑائی سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ یوں آپؓ بحالتِ اسلام غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر 27 سال تھی۔ حضرت عبداللہ کے ایسا کرنے کی وجہ سے ان کے والد سُہَیْل بن عمرو کو شدید غصہ آیا۔ حضرت عبداللہ بن سُہَیْلؓ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہؓ نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی یعنی کہ ان کو معاف کر دیں۔ پناہ میں لے لیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ میرے والد کو امان دیں گے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ وہ اللہ کی امان کی وجہ سے امن میں ہے۔ ٹھیک ہے اسے چاہیے کہ وہ باہر آ جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارد گرد احباب سے فرمایا جو شخص سُہَیْل بن عمرو کو دیکھے تو اسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ میری زندگی کی قسم ہے کہ یقیناً سُہَیْل عقل مند اور شریف آدمی ہے اور سُہَیْل جیسا شخص اسلام سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن سُہَیْلؓ اٹھ کر اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سُہَیْل نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ بڑھاپے اور بچپن میں نیکو کار تھے۔ یوں حضرت عبداللہ کے والد سُہَیْل نے اس موقعے پر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت سُہَیْلؓ امان والے

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1 صفحہ 263)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3 صفحہ 245)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

واقعہ کے بعد کہتے تھے کہ اللہ نے اسلام میں میرے بیٹے کے لیے بہت زیادہ بھلائی رکھ دی ہے۔حضرت عبداللہ جنگِ یمامہ میں بھی شریک ہوئے تھے اور اسی جنگ میں بارہ ہجری میں دورِ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ میں شہید ہوئے۔اس وقت ان کی عمر 38 سال تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے دورِ خلافت میں حج کے لیے مکہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سُہَیلؓ کے والد حضرت سُہَیل بن عمرو مکہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملنے آئے تب حضرت ابوبکرؓ نے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ کی تعزیت کی۔اس پر حضرت سُہَیلؓ نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید اپنے اہل میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا تو میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میرا بیٹا مجھ سے قبل کسی اور سے آغاز نہ کرے گا یعنی میں جب مروں تو وہ میری بخشش کی سفارش کرے۔اسی طرح دوسری رائے کے مطابق حضرت عبداللہ بحرین کے علاقہ جُوَاثاء میں 88 سال کی عمر میں شہید ہوئے تھے۔جُوَاثاء بحرین میں عَبۡدُ الۡقَیۡس کا قلعہ ہے جس کو علاء بن حَضۡرَمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں 12/ہجری میں فتح کیا تھا۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث، صفحہ 216-217، عَبۡدُ اللہ بن سُہَیل، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 107، عَبۡدُ اللہ بن سُہَیل، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، الجزء الثالث، صفحہ 272، عَبۡدُ اللہ بن سُہَیل، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، الجزء الثانی، صفحہ 585، سُہَیل بن عمرو قرشی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)(معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 84، داراحیاء التراث العربی بیروت) بہرحال یہ دو روایتیں ہیں۔

حضرت یَزِید بن حارِثؓ صحابی ہیں جن کا اب ذکر ہوگا۔حضرت یَزِید بن حارِثؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو اَحۡمَر بن حارِثَہ سے تھا۔حضرت یَزِید کے والد کا نام حارِث بن قَیس اور والدہ کا نام فُسۡحُم تھا جو قبیلہ قَین بن جَسۡر سے تعلق رکھتی تھیں۔قَین یمن میں قُضَاعَہ کا ایک قبیلہ تھا۔حضرت یزیدؓ اپنی والدہ کی نسبت سے یزید فُسۡحُم اور یزید بن فُسۡحُم کے نام سے بھی پکارے جاتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، باب الانصار ومن معہم من بنی احمر، صفحہ 467، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 275، یزید بن حارث دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(الانساب للسمانی، جلد 10، صفحہ 545، حاشیہ از المکتبہ الشاملہ)

حضرت یزید بن حارِثؓ کے ایک بھائی عبداللہ بن فُسۡحُم بھی تھے۔ان کا نام ''ذوالشمالین'' بھی تھا۔حضرت عُمَیر بن عبدِ عمرو ''ذوالشمالین'' کے بارے میں ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ انہیں ذوالشمالین اس لیے کہا جاتا تھا کیونکہ یہ بائیں ہاتھ سے زیادہ کام کرتے تھے۔''ذوالیدین'' کے لقب سے بھی یہ مشہور تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے ہاتھ بہت لمبے تھے۔اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ چونکہ یہ دونوں ہاتھوں سے کام لیتے تھے اس لیے انہیں ''ذوالیدین'' بھی کہا جاتا تھا۔ان کا نام عُمَیر بن عَبدِ عمرو خُزَاعی تھا۔جب وہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت یزید بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔عمیر بن عبد عمرو کا یہ ذکر یا ذوالشمالین کا یہ ذکر اس لیے ہوا کہ ان کی مؤاخات یزید بن حارثؓ کے ساتھ ہوئی تھی۔حضرت یزید اور حضرت ذوالشمالین دونوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور دونوں نے ہی اسی جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔نَوفَل بِن مُعَاوِیَہ دِیۡلِیؔ نے حضرت یزید کو شہید کیا تھا اور ایک دوسرے قول کے مطابق قاتل کا نام طُعَیۡمَہ بن عَدِیّ تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 275، یزید بن حارث دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جزء 6، صفحہ 511، یزید بن حارث دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 449، یزید بن حارث دارالکتب العلمیۃ، بیروت 2006ء)(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 461، من حضر بدراً من المسلمین/ من بنی زہرہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(الروض الانف، جلد 5، صفحہ 299، من استشہد من المسلمین یوم بدر...... بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 124، ذوالیدین، داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت یَزِید بِن حَارِثؓ نے جنگِ بدر کے روز اپنے ہاتھ میں کھجوریں پکڑی ہوئی تھیں۔انہوں نے وہ پھینک کر لڑائی شروع کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جزء 6، صفحہ 511، یزید بن حارث دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عُمَیر بِن حُمَامؓ ہے۔حضرت عُمَیر بِن حُمَامؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو سَلِمَہ کے خاندان بَنُو حَرَام بن کَعۡب سے تھا۔(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 476، من استشہد من المسلمین یوم، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء)

حضرت عمیر کے والد کا نام حُمَام بِن جَمُوح اور والدہ کا نام نُوَار بِنتِ عامِر تھا۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء ثالث، صفحہ 426، عمیر بن الحمام، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُمَیر بِن حُمَام، حضرت عُبَیدَہ بن حارِثؓ مُطَّلِبی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی جنہوں نے مکے سے مدینہ ہجرت کی۔یہ دونوں بدر کے دن شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جزء رابع، صفحہ 278، عمیر بن الحمام، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2008ء)

غزوہ بدر کے موقعے پر جب مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جنت کے لیے آگے بڑھو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت عُمَیر بن حُمَامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ جنت جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔کیا آپؐ یہ فرما رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔اس پر انہوں نے کہا بَخٍ بَخٍ! یعنی واہ واہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بَخٍ بَخٍ کیوں کہہ رہے ہو، کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں صرف اس خواہش کی وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ میں جنت کے باشندوں میں سے ہو جاؤں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کے باشندوں میں سے ہو۔حضرت عُمَیر بن حُمَامؓ نے اپنی ترکش سے کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگے۔پھر آپؓ نے فرمایا اگر میں اپنی یہ کھجوریں کھانے تک زندہ رہوں تو یہ بڑی لمبی زندگی ہے۔راوی کہتے ہیں پھر آپؓ نے وہ کھجوریں جو آپ کے پاس تھیں پھینک دیں اور کفار سے یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے۔(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشہید، حدیث نمبر 3506، ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن، جلد 10، صفحہ 102 تا 104)

غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت عُمَیر بِن حُمَام یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے کہ

رَکۡضًا اِلَی اللہِ بِغَیۡرِ زَادِ
اِلَّا التُّقٰی وَ عَمَلَ الۡمَعَادِ
وَالصَّبۡرَ فِی اللہِ عَلَی الۡجِہَادِ
اِنَّ التُّقٰی مِنۡ اَعۡظَمِ السَّدَادِ
وَ خَیۡرُ مَا قَادَ اِلَی الرَّشَادِ
وَ کُلُّ حَیٍّ فَاِلٰی نَفَادِ

کہ اللہ کی طرف سوائے تقویٰ اور آخرت کے اور کچھ زادِ راہ نہیں لے جاتا اور اللہ کی راہ میں جہاد پر ثابت قدم رہتا ہوں۔بے شک تقویٰ عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جزء رابع، صفحہ 278 ''عُمَیر بِن حُمَام'' دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2008ء)

اسلام میں انصار کی طرف سے سب سے پہلے شہید حضرت عُمَیر بن حُمَامؓ ہیں۔انہیں خَالِد بن اَعۡلَم نے شہید کیا یا بعض کے نزدیک سب سے پہلے انصاری شہید حضرت حارثہ بن قیسؓ تھے۔دو روایتیں ہیں۔بہرحال یہ دو بدر کے شہید تھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء ثالث، صفحہ 426 ''عمیر بن الحمام'' دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 222، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2002ء)

حضرت حُمَید انصاریؓ ایک صحابی تھے جن کا اب ذکر کروں گا۔حضرت زُبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی پتھریلی زمین کے ایک کاریزہ یعنی کھیتوں کو پانی دینے والی جو چھوٹی نالی ہوتی ہے اس کے متعلق ان کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ جھگڑا فیصلے کے لیے آیا۔وہ دونوں زمین کو اس کاریزہ سے پانی دیا کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا کہ زبیر تم پانی دو۔(پہلے ان کی زمین تھی) پھر اپنے پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دو۔پانی لگاؤ، پھر اس کا حصہ بھی اس کو دے دو اور آگے چھوڑ دو۔وہ انصاری اس بات پہ ناراض ہو گیا۔اس نے کہا یا رسولؐ اللہ! اس لیے آپ ان کے حق میں یہ فیصلہ دے رہے ہیں کہ وہ آپؐ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا کہ پہلے تو احسان کے رنگ میں مَیں نے بات کی تھی کہ تھوڑا سا پانی دے کے اس کو چھوڑو۔اب یہ حق والی بات آ رہی ہے کہ تم پانی دو اور اسے روکے رکھو یہاں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: اے۔شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے۔ اپنے کھیتوں کو پورا پانی لگاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو ان کا پورا حق دلوایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے حضرت زبیر کو اپنی رائے کا اشارہ کر چکے تھے جس میں ان کے اور اس انصاری کے لیے بڑی گنجائش تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو صاف اور صحیح فیصلہ دے کر ان کا پورا حق دلا دیا۔ عُروہ نے کہا کہ حضرت زبیرؓ کہتے تھے کہ بخدا میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء:66) کہ تیرے رب کی ہی قسم ہے ہرگز ہرگز مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ تجھے ان باتوں میں حکم نہ بنائیں جو ان کے درمیان اختلافی صورت اختیار کرتی ہیں۔

پوری آیت بھی مَیں بتا دیتا ہوں اس طرح ہے کہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:66) کہ تیرے رب کی قسم ہے کہ جب تک وہ ہر بات میں جس کے متعلق ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار نہ ہو جائیں ہرگز ایماندار نہیں ہوں گے۔

الاصابة، اسد الغابة اور صحیح بخاری کی شرح ارشاد الساری میں یہ لکھا ہے کہ انصار کے جس شخص کی حضرت زبیرؓ سے تکرار ہوئی وہ حضرت حُمید انصاریؓ تھے جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی، جلد 2، صفحہ 112، حمید الانصاری، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ لابن اثیر، جلد 2، صفحہ 76، حمید الانصاریؓ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)(ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اشار الامام بالصلح...... حدیث نمبر 2708، جلد 5، صفحہ 140، دار الفکر بیروت 2010ء)

بہرحال بعض دفعہ شیطان چپکے سے حملہ کر دیتا ہے لیکن ان بدری صحابہ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی بخشش کی گواہی دی اور اعلان کیا ہوا ہے۔

حضرت عَمرو بن مُعاذ بن نُعمان اَوسیؓ ایک صحابی تھے۔ حضرت عَمروؓ کے والد کا نام مُعاذ بن نُعمان اور ان کی والدہ کا نام کَبْشَہ بنتِ رَافع تھا۔ حضرت عَمرو بن مُعاذ انصاریؓ اَشْہَلِی قبیلہ اَوس کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ کے بھائی ہیں۔ انصار کے قبیلہ بَنُو عَبدِ الْاَشْہَل سے تعلق رکھنے والوں کو اَشْہَلِی بھی کہا جاتا تھا۔ اس قبیلے سے ایک کثیر جماعت نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عاصِم بن عُمَر بن قَتَادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حضرت عمرو بن معاذؓ اور مکے سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچنے والے حضرت عُمیر بن ابو وقاصؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ عُمیر بن ابو وقاصؓ، حضرت سعد بن ابو وقاصؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عَمرو بن مُعاذؓ اپنے بھائی حضرت سعدؓ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عَمرو بن مُعاذؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ انہیں ضِرَار بن خَطَّاب نے شہید کیا۔ ضِرَار بن خَطَّاب نے جب حضرت عمرو بن معاذؓ کو نیزہ گھونپا جو ان کے جسم کے آر پار ہو گیا تو ان سے بطور استہزاء کہا کہ دیکھنا تم سے وہ شخص نہ چھوٹنے پائے جو حُورٌ عِین سے تمہاری شادی کرائے۔ اس وقت ضِرار نے بڑا طنزیہ لفظ استعمال کیا۔ ضرار مسلمان نہیں ہوئے تھے اور فتح مکہ کے دن انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عَمرو بن معاذؓ کی عمر شہادت کے وقت 32 سال تھی۔ ضِرَار بن خَطَّاب بن مِرْدَاس کے والد خَطَّابْ اپنے زمانے میں بَنُو فِہر کے رئیس تھے۔ اپنی قوم کے لیے ایک مسافر خانہ بنایا ہوا تھا۔ ضِرَار جنگ فُجَّار کے دن بنو محارب بن فہر کے سردار تھے۔ قریش کے شہ سواروں، بہادروں اور شیریں کلام شاعروں میں سے تھے۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے خندق پار کی تھی۔ ابنِ عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق میں ان کا نام، بطور صحابی کے ان کا ذکر کیا ہے۔ ضرار حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوحاتِ شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا اسلام لانا مشہور ہے اور ان کی نظم و نثر ان کے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، المجلد الرابع، صفحہ 260، عُمرو بن مُعاذ الاُنصارِی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، المجلد الثانی، صفحہ 447-448، ضِرَار بن خَطَّاب، دار الفکر بیروت لبنان 2003ء)(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی، جلد 4، صفحہ 567، عُمرو بن مُعاذ، دار الکتب العلمیة بیروت لبنان 2005ء)(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، الجزء الثالث، صفحہ 279، عُمرو بن مُعاذ الاَشْہَلِی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثانی، صفحہ 359، عُمرو بنْ مُعاذ، دار الفکر بیروت لبنان 2012ء)(الانساب از ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور التمیم، الجزاء الاوّل، صفحہ

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پر نور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

283-284، الطبعة الثانیة مکتبة ابن تیمیة 2009ء)

حضرت مسعود بن رَبیعہ بن عمروؓ ایک صحابی ہیں۔ حضرت مسعود بن رَبیعہؓ کا تعلق قبیلہ قَارَہ سے تھا اور آپؓ قبیلہ بنو زُہرہ کے حلیف تھے۔ حضرت مسعودؓ کی کنیت ابو عمیر تھی۔ حضرت مسعودؓ کے والد کا نام ربیع کے علاوہ رَبیعہ اور عامر بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مسعودؓ کے ایک بیٹے کا نام عبداللہ بھی ملتا ہے۔ حضرت مسعودؓ کے خاندان کو مدینہ میں بنو قَارِی کہا جاتا تھا۔ حضرت مسعود بن رَبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔ حضرت مسعود بن رَبیعہ نے جب مدینے کی طرف ہجرت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور حضرت عُبید بن تَیِّہَانْ کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ حضرت مسعود بن رَبیعہ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق اور اس کے علاوہ تمام دیگر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپؓ کی وفات تیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپؓ کی عمر 60/سال سے زیادہ تھی۔

(السیرة النبویہ لابن ہشام، صفحہ 460-461، من حضر بدرًا من المسلمین/من بنی زھرة، دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث، صفحہ 89-90، مسعود بن ربیع، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، المجلد الخامس، صفحہ 154-155 ''مسعود بن ربیعہ'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی، جلد 6، صفحہ 77، مسعود بن ربیعہ، دار الفکر بیروت 2001)

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور جو ان کی نیکیاں تھیں ہم بھی ان کو جاری رکھنے والے ہوں۔

اسکے بعد میں مختصراً صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگلے جمعہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اسکے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ جن کی ڈیوٹیاں ہیں وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان ڈیوٹیوں کو سرانجام دینے کی کوشش کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ صحیح طور پہ ڈیوٹیاں ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سال شعبہ ٹرانسپورٹ کو اس لحاظ سے کچھ زیادہ کام کرنا پڑے گا اور پلاننگ بھی کرنی ہوگی کہ یہاں جماعتی قیام گاہوں میں جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو اسلام آباد جلسے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی چند دن لانے کا انتظام کرنا ہوگا اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا ہوگا۔ اس کیلئے میں نے افسر جلسہ سالانہ کو کہا تھا کہ پلاننگ کر لیں۔ امید ہے اس پہ کام شروع ہو گیا ہوگا تا کہ مہمان وہاں اسلام آباد میں بھی آ کے نمازیں ادا کرسکیں اور جلسے کے دنوں میں تو حدیقة المہدی میں یہاں سے انتظام ہوتا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کام احسن رنگ میں سب کو انجام دینے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس
اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے
اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے
(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)
طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس
اللہ تعالیٰ خلافت اور
جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے
(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)
طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز، دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/دسمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن اَلرَّبِیْع انصاری کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کا تعلق خزرج قبیلے کی شاخ بَنُو اَبْجَرْ سے تھا۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور آپ کو غزوۂ بدر، احد اور جنگ مؤتہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگ مؤتہ میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔

سوال حضور انور نے حضرت عطیہ بن نویرہ اور سہل بن قیس کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عَطِیَّہ بن نُوَیْرَۃ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ پھر حضرت سَہْل بن قَیس ہیں۔ ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت سَلَامَہ تھا اور مشہور شاعر حضرت کعب بن مالک کے آپ چچازاد بھائی تھے۔ سہل نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی اور غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شہدائے احد کی قبروں پر جاتے تو کیا دعا دیتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے اُحُد کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے۔ جب آپ اس گھاٹی میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّار۔ کہ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ پس کیا ہی اچھا ہے اس گھر کا انجام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اسی روایت کو جاری رکھا۔ پھر حضرت معاویہ بھی جب حج یا عمرہ کیلئے آتے تو شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کیلئے جاتے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کے متعلق کس خواہش کا اظہار فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ لَیْتَ اَنِّیْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ الْجَبَلِ۔ کہ اے کاش! میں ان پہاڑ والوں کے ساتھ ہو جاتا یعنی مجھے بھی اس دن شہادت عطا ہوتی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ جب حضرت مصعب بن عمیر کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مُصْعَب بن عُمَیر کی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں رک کر دعا کی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا۔ کہ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ ایک مرتبہ شہدائے احد کی قبروں پر گئے۔ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ تم ان کے پاس آیا کرو۔ اِن کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلامتی بھیجا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی ان پر سلامتی بھیجے گا یہ اسکا جواب دیں گے۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن حمیر الاشجعیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن حمیر الاشجعی کا تعلق بنو دُھْمَان سے تھا جو انصار کے حلیف تھے۔ آپ نے غزوۂ بدر میں اپنے بھائی حضرت خَارِجَہ کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ غزوۂ احد میں بھی شامل ہوئے۔ ان کی زوجہ ام ثابت بنت حارِثَہ بھی آنحضورؐ پر ایمان لائیں۔ آپ ان چند اصحاب میں سے تھے جو غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درّے پر ڈٹے رہے۔

سوال حضرت عبداللہ بن حمیر نے احد کے دن درّے پر تعینات لوگوں کو کیا نصیحت کی تھی؟ اور اس کو نہ ماننے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو کیا نقصان اٹھانا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب صحابہ فتح کا نظارہ دیکھ کر مسلمانوں کی باقی جماعت سے ملنے کیلئے نیچے جانے لگے تو حضرت عبداللہ بن حُمَیّر نے انہیں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی نصیحت کی لیکن انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درے پر دس سے زیادہ صحابہ نہ بچے۔ اتنے میں خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل نے درّہ خالی دیکھ کر جو اصحاب وہاں باقی رہ گئے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ اس قلیل جماعت نے ان پر تیر برسائے یہاں تک کہ وہ ان تک پہنچ گئے اور آن کی آن میں ان سب کو شہید کر دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبید بن اوس انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبید بن اوس انصاری کی ولدیت اَوس بن مالک ہے۔ آپ نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور حضرت عَقِیل بن اَبُو طَالِب کو قیدی بنایا۔ اسی طرح آپ نے حضرت عباسؓ اور حضرت نَوفَلؓ کو بھی قیدی بنایا۔ جب آپ ان تینوں کو رسی سے باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَیْهِمْ مَلَكٌ كَرِیْمٌ۔ کہ یقیناً اس معاملہ میں ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی ہے۔ اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مُقَرِّن کا لقب عطا فرمایا یعنی زنجیر میں جکڑنے والا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن جُبیر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ ان ستر انصار میں سے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور آپ غزوۂ بدر اور اُحُد میں شریک ہوئے اور غزوۂ اُحُد میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت اَبُوالعَاص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کے شوہر تھے جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے تھے اور حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے انہیں قید کیا تھا۔

سوال حضرت زینب بنت رسولؐ نے جب اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لیے اپنا ہار مدینہ بھجوایا تو آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ابوالعاص کے فدیہ میں ان کی زوجہ صاحبزادی زینبؓ نے کچھ چیزیں بھیجیں۔ اُن میں اُن کا ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا جو حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں اپنی لڑکی زینبؓ کو دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو مرحومہ خدیجہؓ کی یاد دل میں تازہ ہو گئی اور آپؐ چشم پُر آب ہو گئے اور صحابہ سے فرمایا اگر تم پسند کرو تو زینبؓ کا مال اسے واپس کر دو۔ صحابہ نے فوراً وہ مال واپس کر دیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو العاص کو رہا کرنے کے لیے کیا شرط مقرر فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے نقد فدیہ کے قائمقام ابوالعاص کے ساتھ یہ شرط مقرر کی کہ وہ مکہ میں جا کر زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیں اور اس طرح ایک مؤمن روح دارِ کفر سے نجات پا گئی۔ کچھ عرصہ بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو کر مدینہ میں ہجرت کر آئے اور اس طرح خاوند بیوی پھر اکٹھے ہو گئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج کل کے مسلمانوں کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کی مدد اٹھ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ آنے والے مسیح و مہدی کو مان لینا، اُسے میرا اسلام پہنچانا اور اسے حَکم اور عدل سمجھنا ان سب باتوں کی تاویلیں اب یہ لوگ کرنے لگ گئے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی یہ دیکھ لیں۔

سوال حضور انور نے جنگ احد کے واقعہ میں احمدیوں کے لیے کیا سبق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں احمدیوں کیلئے بھی ایک سبق ہے، ایک تنبیہ ہے کہ مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے۔ پس ہر ایک کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اس کے اطاعت کے معیار ہیں۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن جُبیر کی شہادت کے واقعہ کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جُبَیر کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل حملہ آور ہوئے تو حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے تیر چلائے یہاں تک کہ آپ کے تیر ختم ہو گئے۔ پھر آپ نے نیزے سے مقابلہ کیا حتّٰی کہ آپ کا نیزہ بھی ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے اپنی تلوار سے لڑائی کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو کر گرے۔ آپ کو عکرمہ بن ابوجہل نے شہید کیا۔ جب آپ گر گئے تو دشمنوں نے آپ کو گھسیٹا اور آپ کی نعش کا بدترین مُثلہ کیا۔ آپ کے جسم کو نیزے سے اتنا چیرا کہ آپ کی انتڑیاں بھی باہر نکل آئیں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے جماعت کے کس بزرگ کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو نادر الحصنی صاحب کینیڈا کا ہے جو 20/دسمبر کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مرحوم ایک صالح، مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ انکی مالی قربانیاں بھی معیاری تھیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور بیٹا ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ آپ عبدالرؤوف الحصنی صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے 1938ء میں اپنے بھائی محترم منیر الحصنی صاحب کے بعد بیعت کی تھی۔ عبدالرؤوف صاحب بھی پرہیزگار اور خاموش طبع اور تقویٰ شعار انسان تھے۔ نادر الحصنی صاحب کے اندر بھی اپنے باپ کی خوبیاں موجود تھیں اور آپ نے بھی اخلاص و وفا میں اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

سوال محترم نادر الحصنی صاحب نماز میں کیا خاص دعا کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز میں آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَةَ الْخِلَافَةِ کہ یا اللہ ہمیں خلافت کی برکتوں سے بہترین فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا: جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم-بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مارچ 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**مکرمہ قمر حمید باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم حمید الدین باجوہ صاحب (آلڈرشاٹ، یو.کے)**

16 مارچ 2019ء کو طویل علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (سیالکوٹ) کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار اور خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

☆**مکرمہ صادقہ اکمل صاحبہ اہلیہ مکرم ملک کمال الدین صاحب (اٹلی)**

25 فروری 2019ء کو اٹلی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم ملک بشیر علی کنجاہی صاحب کی نواسی اور مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆

تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں!

تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سال رواں کے 9 ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2018ء کے مدنظر اپنے وعدوں میں خوشکن اضافہ کیا ہے۔ وعدہ جات کی مکمل ادائیگی کیلئے اب صرف تین ماہ کا مختصر وقت باقی رہ گیا ہے۔ چندہ تحریک جدید کی جلد تر ادائیگی سے متعلق بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ: **”احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو، اس کی ادائیگی سال کے آخر تک نہ رہنی چاہئے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔“** (خطاب مجلس مشاورت، فرمودہ 12 فروری 1936ء)

جملہ امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر مخلصین جماعت کے وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں مؤثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھر پور تعاون فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی قبول کرے، تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین!

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 14 اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عدیلہ مریم (واقفۂ نو) کا ہے جو عبد الوہاب صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہے۔ یہ نکاح عزیزم مرزا دانیال احمد (مربی سلسلہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو نصیر احمد شریف صاحب (معلم سلسلہ کوٹلی، کشمیر) کے بیٹے ہیں۔ دونوں، لڑکی اور لڑکے کے وکیل یہاں موجود ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ زکیہ پروین (واقفۂ نو) کا ہے جو محمد مطیع اللہ شاہین صاحب مرحوم (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مرزا سفیر احمد (مربی سلسلہ) ربوہ کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ڈاکٹر محمد نصر اللہ چیمہ صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مرزا رشید احمد صاحب ہیں۔ فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ آنسہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد عالم صاحب (کوٹلی، کشمیر) کا ہے۔ جو عزیزم حافظ منصف احمد علی (مربی سلسلہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ کے بیٹے ہیں۔ ان کے بھی دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح امۃ المقدر احمد (واقفۂ نو) کا ہے جو مسرور احمد صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عبد المنان سلام کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو عبد السلام صاحب کے بیٹے ہیں۔ فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سیدہ انعم گردیزی (واقفۂ نو) کا ہے جو اکرم گردیزی صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح محمد اظفر خان فاروق ابن مکرم محمد عمر خان فاروق صاحب مرحوم (بلجیم) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ افراء ناصر کا ہے جو ناصر احمد صاحب تنولی (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سعد ناصر کرامت ابن مکرم ناصر احمد کرامت صاحب (امریکہ) کے ساتھ پندرہ ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے اس آخری نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطاء فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس لندن

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بیٹے عزیزم سلمان احمد مصطفیٰ سلمہ جو حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں نے امسال Regional Centre of Biotechnology میں اپنی Ph.D مکمل کر لی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عزیز نے Yale University New Haven America میں Post Doctoral Associate کی پوزیشن بھی حاصل کر لی ہے۔ اب عزیز آگے کی ریسرچ کیلئے امریکہ جا رہے ہیں۔

احباب کرام سے عزیز کے بہتر مستقبل اور ریسرچ میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ارادت احمد جاوید، جماعت احمدیہ نوئیڈا، دہلی)

نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو

جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کر رہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو، حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ملکی رپورٹیں

ہفتہ قرآن کریم

☆ جماعت احمدیہ کا کنور ضلع بلاری (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 1 تا 7 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ ساتوں دن تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد علمائے کرام نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ساتویں دن نماز فجر کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز ظہر وعصر اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم دادا پیر صاحب نے قرآن مجید کے محاسن کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے قرآن مجید کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتامی دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن کریم اختتام پذیر ہوا۔

(ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کا کنور، بلاری)

☆ ماہ جولائی میں ضلع کٹک (صوبہ اڈیشہ) کی جماعتوں میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ غنچہ پاڑا میں مورخہ 20 تا 27 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ جماعت احمدیہ سونگڑہ میں مورخہ 13 تا 20 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ میں مورخہ 15 تا 21 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سدانند پور، نرگاؤں، تالبرکوٹ، مقتدی پور، کوٹپلہ اور پنکال میں بھی ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ علاقہ کے اخبارات میں ان اجلاسات کی خبریں شائع ہوئیں۔ جماعت احمدیہ کرڈاپلی صوبہ اڈیشہ میں مورخہ 9 تا 15 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت جامع مسجد کرڈاپلی میں منعقد ہوا۔ بقیہ ایام مجلس عاملہ کے ممبران کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کی خوبیوں اور محاسن اور پاکیزہ تعلیمات کے متعلق تقریر ہوئی۔ نیز روزانہ بعد نماز فجر افراد جماعت نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔ آخری دن ماہ رمضان میں قرآن مجید کا دور مکمل کرنے والے افراد جماعت کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں انعامات دیئے گئے جن میں تینوں ذیلی تنظیموں کے ممبران بشمول اطفال و ناصرات شامل تھے۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج کٹک)

☆ جماعت احمدیہ یادگیر (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 14 تا 21 جولائی 2019 مسجد حسن یادگیر میں ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ کل چار اجلاسات ہوئے جن میں مکرم محمد ابراہیم تیر گھر صاحب، مکرم عرفان احمد گلبر گی صاحب، مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب، مکرم طارق احمد گلبر گی صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کی حسین تعلیمات پر تقاریر کیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج یادگیر)

☆ جماعت احمدیہ عثمان آباد (صوبہ مہاراشٹرا) میں مورخہ 13 تا 19 جولائی 2019 ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ پہلے دن بعد نماز فجر افراد جماعت نے مسجد میں اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ نیز مسجد کے احاطہ میں وقار عمل بھی کرایا گیا۔ موقع کی مناسبت سے خاکسار نے ہفتہ بھر تجوید القرآن کلاس لی۔ روزانہ بعد نماز مغرب وعشا اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے علاوہ قرآن مجید کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔ اختتامی تقریب میں بعض ہندو دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا اور قرآن مجید کی تعلیمات کے موضوع پر مراٹھی زبان میں تقریر ہوئی۔

(اکبر خان، مبلغ انچارج عثمان آباد)

☆ ماہ جولائی میں ضلع دھارواڑ، کاروار، ساونت واڑی، نندگڑھ و بیلگام (صوبہ کرناٹک) میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ اختتامی اجلاس نندگڑھ کے مشن ہاؤس میں صبح 11 بجے خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور ترانے کے بعد قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقع پر ایک کوئز پروگرام کا بھی انعقاد ہوا جس میں انصار، خدام، لجنہ و ناصرات اور اطفال نے حصہ لیا۔ جواب دینے والے افراد جماعت کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج ضلع دھارواڑ)

وکالت مال تحریک جدید قادیان کی جانب سے
انسپکٹران و کارکنان تحریک جدید کے ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ 6 تا 8 جولائی کو قادیان دارالامان میں انسپکٹران و کارکنان وکالت مال تحریک جدید کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ مورخہ 6 جولائی کو صبح 10 بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس انجمن تحریک جدید کی زیر صدارت ریفریشر کورس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی جس میں محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید بھی موجود تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے تحریک جدید کے کاموں میں معاونت کرنے والوں کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پیش کیے نیز مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی اور انسپکٹران کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ افتتاحی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ بقیہ دو دنوں میں سیکرٹریان تحریک جدید کو فعال کرنے، جماعتوں میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کرنے، وعدہ جات میں گرانقدر اضافہ کرنے، شاملین کی تعداد میں اضافہ نیز تدریجی وصولی کے متعلق انسپکٹران کو ہدایات دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلیفہ وقت کی توقعات کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

جماعت احمدیہ محبوب نگر میں یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 9 جولائی 2019 کو جماعت احمدیہ محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ مکرم طلحہ چیمہ صاحب نمائندہ شعبہ نور الاسلام، مکرم حبیب اللہ شریف صاحب لوکل ممبر جماعت احمدیہ محبوب نگر اور مکرم محمود احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ جڑچرلہ اور خاکسار نے علاقہ کے پوسٹ آفس، پولیس اسٹیشن، ہسپتال، اسکول اور کالجز میں جاکر جماعت کا پیغام پہنچایا اور لیف لیٹس تقسیم کیے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ محبوب نگر میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 28 جولائی 2019 کو جماعت احمدیہ محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) میں مکرم جمیل اللہ شریف صاحب کی زیر صدارت ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حبیب اللہ شریف صاحب نے کی۔ مکرم منیر اللہ شریف صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم حبیب اللہ شریف صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے مکرم عابد خان صاحب کی ڈائری سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روزمرہ کی مصروفیت کی چند جھلکیاں پیش کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالواحد خان، مبلغ سلسلہ محبوب نگر)

ورزشی مقابلہ جات و سائیکل ٹور مجلس انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ قادیان دارالامان کے زیر انتظام مورخہ 28 جولائی 2019 بروز اتوار سائیکل ٹور کا انعقاد کیا گیا۔ دوپہر 3 بجے ایوان انصار کے سامنے انصار اللہ نے اجتماعی دعا کی جس کے بعد یہ سائیکل ٹور قادیان کے نزدیکی علاقہ بوہڑی صاحب تک گیا۔ اس پروگرام کا مقصد انصار میں سائیکل چلانے کا شوق پیدا کرنا اور اپنی صحت کی طرف خصوصی دھیان رکھنا تھا۔ بوہڑی صاحب کے مقام پر انصار میں سلو سائیکل اور تیراکی وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔ شام 6 بجے تمام انصار بخیریت و عافیت واپس آئے، الحمدللہ۔ اس پروگرام میں 60 سے زائد انصار نے حصہ لیا۔ مجلس کی طرف سے تواضع کا اہتمام کیا گیا تھا۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے
اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ
ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9765: مَیں وسیم احمد کلیم ولد مکرم عبدالقادر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍جولائی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 پلاٹ کل رقبہ 300 گز۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: وسیم احمد کلیم　　گواہ: مصور احمد

مسل نمبر 9766: مَیں آمنہ بیگم زوجہ مکرم وسیم احمد کلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍جولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: ہار، چین، انگوٹھی (کل 70 گرام 23 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 2 سیٹ 200 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد کلیم　　الامۃ: آمنہ بیگم　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 9767: مَیں سارہ طیبہ احمد زوجہ مکرم شاہد ناظر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن 44-Elliot Road ڈاکخانہ کلکتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ؍جولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کلکتہ میں 1 گھر 3 آدمیوں میں مشترکہ، قادیان میں پلاٹ 6 مرلہ 2 آدمیوں میں مشترکہ، قادیان میں پلاٹ 23 مرلہ 2 آدمیوں میں مشترکہ، زیور طلائی: 3 انگوٹھیاں 9.5 گرام، 3 نیکلیس 74.5 گرام، 2 چین 22.4 گرام، 6 کڑے 68.84 گرام، 5 بالیاں 14.9 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت. این احمد　　الامۃ: سارہ طیبہ احمد　　گواہ: محمد زعیم

مسل نمبر 9768: مَیں فرحت نبیلہ احمد زوجہ مکرم محمد زعیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن 44-Elliot Road ڈاکخانہ کلکتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 ؍جولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 انگوٹھیاں 19.8 گرام، 4 نیکلیس 72.1 گرام، 1 چین 11.9 گرام، 4 کڑے 62.2 گرام، 5 بالیاں 18.3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) کلکتہ میں 1 گھر 3 آدمیوں میں مشترکہ، قادیان میں پلاٹ 6 مرلہ 2 آدمیوں میں مشترکہ، قادیان میں پلاٹ 23 مرلہ 2 آدمیوں میں مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصلح الدین سعدی　　الامۃ: فرحت نبیلہ احمد　　گواہ: محمد زعیم

مسل نمبر 9769: مَیں سیّار احمد نایک ولد مکرم عبد اللطیف نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جامعہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ؍مارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قمر الحق خان　　العبد: سیّار احمد نائک　　گواہ: داؤد احمد ناصر

مسل نمبر 9770: مَیں ٹی کے شکیلہ بنت مکرم ٹی کے رفیق صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن تھوپلی کاڈان ہاؤس ڈاکخانہ کلکولم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 ؍جولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 16 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد سالانہ -/2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی　　الامۃ: شکیلہ ٹی کے　　گواہ: رفیق ٹی کے

مسل نمبر 9771: مَیں شمیلہ ٹی. کے زوجہ مکرم محی الدین کوٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن تھوپلی کاڈن ہاؤس ڈاکخانہ کلکولم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ؍جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 100 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر 16 گرام) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محی الدین کوٹی　　الامۃ: شمیلہ ٹی. کے　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9772: مَیں کامران احمد بھٹی ولد مکرم محمد ابراہیم بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ تحصیل وضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ؍جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضوان احمد بھٹی　　العبد: کامران احمد بھٹی　　گواہ: عمران احمد بھٹی

مسل نمبر 9773: مَیں حب المتقین زوجہ مکرم فیروز احمد نعیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن دہلی صوبہ دہلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ؍جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 250 گرام، حق مہر -/40,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز احمد نعیم　　الامۃ: حب المتقین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد مسرور احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو. پی)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128

NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
•Secure Enviroment •Education at par with India •Food habits same as in India •Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also •Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
•Bangladesh Medical College Dhaka •Dhaka Community Medical College Dhaka •Dhaka National Medical College Dhaka •Holy Family Medical College Dhaka •Community Based Medical College Mymensingh•Monno Medical College Maniknagar •Uttara Adhynukh Medical College Dhaka •Tairunessa Medical College Dhaka •International Medical College Dhaka •TMSS Medical College Bogra •Green Life Medical College Dhaka •Popular Medical College Dhaka •Anwar Khan Modern Medical College Dhaka •Diabetic Medical College Faridpur •Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
•Addin Womens Medical College •Addin Sakina Medical College Jessore •Sylhet Womnes Medical College Sylhet •Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka •Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co. Mob.8978952048

Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com

www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر
عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی
تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
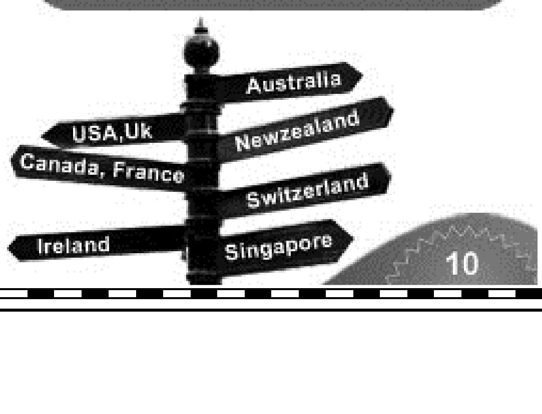

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 15-22 - August - 2019 Issue. 33-34

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام

حضرت قتادہ بن نعمان انصاری اور حضرت عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہما کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/اگست 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں بدری صحابہ کا ذکر کروں گا جو گزشتہ کافی عرصہ سے چل رہا ہے۔

پہلا ذکر حضرت قتادہ بن نعمان انصاری کا ہے۔ آپؓ حضرت ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی تھے یعنی والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ حضرت قتادہ کو ستر انصاری صحابہ کے ہمراہ بیعت عقبہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ تیر اندازوں میں سے تھے۔ آپ کو غزوہ بدر احد، خندق اور بعد کے دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شمولیت کی توفیق ملی۔ غزوہ احد کے روز حضرت قتادہ کی آنکھ پر تیر لگا جس سے آنکھ کا ڈیلا باہر آ گیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تیر لگا ہے اور میرا ڈیلا باہر آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ سے واپس رکھ دیا اور وہ صحیح جگہ پر قائم ہو گیا اور بینائی لوٹ آئی اور بڑھاپے میں بھی دونوں آنکھوں میں سے یہ والی آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آنکھ میں اپنا لعاب لگایا تھا اس کے نتیجہ میں وہ آنکھ دونوں میں سے حسین تر ہو گئی۔ حضرت قتادہ اپنا یہ واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے رہا۔ جب بھی کوئی تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا تو میں اپنا سر اس کے آگے کر دیتا تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کیلئے ڈھال بن سکوں۔ اسی دوران ایک تیر میری آنکھ پر لگا جس سے میری آنکھ کا ڈیلا نکل کر میرے گال پر آ گیا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ڈیلے کو پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے میرے ہاتھ میں دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور فرمایا اے اللہ قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعہ تیرے نبی کے چہرے کو بچایا ہے پس تو اس کی اس آنکھ کو دونوں آنکھوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ نظر والی بنا دے چنانچہ وہ آنکھ دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دونوں میں سے نظر کے اعتبار سے زیادہ تیز تھی۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمان نے ایک مرتبہ سورہ اخلاص ہی پر ساری رات گزار دی یعنی ساری رات سورۃ اخلاص پڑھتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے سورہ اخلاص نصف یا تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ابوسلمٰی سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر وہ کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آ جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے اور حضرت ابوہریرہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ساعت بہت چھوٹی سی ہے۔ جب حضرت ابوہریرہ کی وفات ہوئی تو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری کے پاس گیا تو ان سے اس گھڑی کے متعلق ضرور پوچھوں گا۔ ہو سکتا ہے انہیں اس کا علم ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوسعید حضرت ابوہریرۃ نے ہمیں ایک ایسی گھڑی کے متعلق حدیث سنائی ہے جو جمعہ کے دن آتی ہے۔ کیا آپ کو اس ساعت کا علم ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس ساعت کے متعلق دریافت کیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پہلے تو وہ گھڑی بتائی گئی تھی لیکن پھر شب قدر کی طرح بھلا دی گئی۔

حضور انور نے فرمایا: مسند احمد بن حنبل کی جو یہ روایت ہے اس میں جمعہ کے روز جس گھڑی کا ذکر ہے اس گھڑی کے بارے میں مختلف روایات ہیں ان روایات سے تین مختلف اوقات کا پتا لگتا ہے پہلا تو یہ کہ یہ گھڑی جمعہ کے دوران آتی ہے دوسرا یہ کہ دن کے آخری حصے میں آتی ہے اور تیسرا یہ کہ نماز عصر کے بعد آتی ہے۔ حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو ایسی حالت میں پائے گا کہ وہ اس میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہو گا تو وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ اس کو ضرور دے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے۔ پھر صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے کے درمیان ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے یعنی دن ڈھلنے کے قریب ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے عرض کیا کہ وہ نماز کی گھڑی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں! مؤمن بندہ جب نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اور صرف نماز ہی اسے روکے ہوئے ہو تو وہ نماز میں ہی ہے۔

پھر حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عصر کے بعد کی گھڑی ہے۔ پھر ایک روایت میں ذکر ہے کہ حضرت ابوسلمٰی نے اس گھڑی کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخر ساعۃ نہار یعنی یہ گھڑی دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیت دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیت دعا کا مہینہ ہے جمعہ کے متعلق رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کیلئے مسجد میں آ جائے اور خاموش بیٹھ کر ذکر الٰہی میں لگا رہے امام کا انتظار کرے اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے اور نماز باجماعت میں شامل ہو تو اس کیلئے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں اور پھر ایک گھڑی جمعہ کے دن ایسی بھی آتی ہے کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ قانون الٰہی کے ماتحت اس حدیث کی ایک تعبیر تو ضرور کرنی پڑے گی کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں جو سنت اللہ اور قانون الٰہی کے مطابق ہوں لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے وہاں یہ آسان امر بھی نہیں ہے۔ جمعہ کا وقت قریباً دوسری اذان یا اس سے کچھ دیر پہلے سے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے اگر یہ دونوں وقت ملا لئے جائیں تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ایک گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب انسان کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن اس نوے منٹ کے عرصے میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا پہلا منٹ قبولیت دعا کا ہے دوسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے یا تیسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے یہاں تک کہ نوے منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے نوے منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی اور وہی شخص قبولیت دعا کا موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا جو برابر نوے منٹ تک دعا کرتا رہے اور نوے منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور توجہ کا قائم رکھنا یہ بڑا مشکل کام ہے۔ پس بڑی محنت طلب چیز ہے اور اس کیلئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ مسلسل اس عرصے میں بغیر توجہ ہٹائے دعا میں انسان لگا رہے اور یہ لگا رہنا ضروری ہے۔ جمعہ کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے عبداللہ بن مظعون۔ آپ حضرت قدامہ بن مظعون اور حضرت سائب بن مظعون کے بھائی تھے اور یہ سب رشتہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مظعون اور حضرت قدامہ بن مظعون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں جانے اور اس میں دعوت اسلام دینے سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حبشہ میں قیام کے دوران جب انہیں خبر ملی کہ قریش ایمان لے آئے ہیں تب یہ لوگ واپس آ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پہلے بھی میں بعض صحابہ کے ذکر میں بیان کر چکا ہوں کہ جب مسلمانوں کی تکلیفیں انتہا کو پہنچ گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا لیکن جیسا کہ بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک افواہ اڑتی ہوئی ان کو پہنچی کہ قریش مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس خبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر مہاجرین بلا سوچے سمجھے واپس آ گئے۔ جب یہ لوگ مکہ کے پاس پہنچے تو پتا لگا کہ یہ خبر تو غلط تھی اور مہاجرین کو حبشہ سے واپس لانے کی کافروں کی ایک کوشش تھی۔ اب ان سب کو بڑی مشکل کا سامنا تھا۔ کوئی اور رستہ نہیں تھا بعض تو رستہ سے ہی واپس چلے گئے اور بعض نے مکہ میں آ کر کسی صاحب اثر کی پناہ لے لی لیکن وہ بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکی۔ قریش کے مظالم بڑھتے چلے گئے اور مسلمانوں کے لئے مکہ میں کوئی امن کی جگہ نہیں تھی۔ اس پر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہجرت کرو اور پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی خفیہ خفیہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی اور موقع پا کر آہستہ آہستہ نکلتے گئے اور یہ ہجرت کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ بالآخر حبشہ میں مہاجرین کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں تھیں باقی مرد تھے۔ بہر حال حضرت عبداللہ بن مظعون پہلی ہجرت حبشہ کے بعد واپس آ گئے تھے اور دوبارہ واپس گئے یا نہیں اس کا پتا نہیں۔

مدینہ ہجرت کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مظعون اور سہل بن عبید اللہ انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن مظعون اپنے تینوں بھائیوں حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت قدامہ بن مظعون اور حضرت سائب بن مظعون کے ہمراہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مظعون غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد اور خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں 30 ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ ......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad